میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ
لاہور پاکستان

الحقوق

1642

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

Marfat.com

59547

Marfat.com

عرض مؤلف

تمام دینی علوم میں علم اخلاق بھی ایک ضروری علم ہے جو بے تمیز بشروں کو انسان نما کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو با خدا انسان بناتا ہے۔ جب تک اخلاق درست نہ ہوں انسان کی کوئی عبادت اور کوئی عمل بہترین نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ برخلاف اس کے اسلامیہ سکولوں۔ دوسرے مدرسوں اور مکتبوں کے لئے کوئی ایسا نصاب موجود نہ تھا جو مسلمان بچوں کی تعلیم اخلاق کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ علماء وقت۔ مدارس کے اساتذہ اور دیگر تمام ذمہ دار حضرات کو عرصے سے اس ضرورت کا احساس تھا۔ لہذا میں نے سلسلہ عقائد و ارکان کی تالیف کے بعد اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے اس ضرورت کے پورا کرنے کا بھی مصمم ارادہ کر لیا۔ اور بچوں کی ذہنی استعداد کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے تمام انسانی اخلاق کو شریعت اسلام کی روشنی میں نہایت سہل۔ عام فہم اور مختصر اردو زبان میں سلسلہ ہذا کے سات حصوں میں خاص ترتیب سے مرتب کیا ہے اور نئی روشنی کے تعلیم یافتہ طلباء کے مذاق سے موافقت پیدا کرنے کے لئے ہر بات کو ایسی منطقی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ پڑھتے ہی ہر ایک بات صفحۂ دل پر نقش ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ اس ناچیز تالیف کو قبول فرما کر اہل اسلام کو اس سے فائدہ پہنچائے۔ اور اس سراپا خطا و نسیان کے لئے مغفرت کا سہارا بنائے۔ آمین

طالب دعا

بدرالدین

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	حقوق کا مطلب	۵
۲	اللہ تعالیٰ کے حقوق	۱۰
۳	پیغمبروں کے حقوق	۱۵
۴	بزرگانِ دین کے حقوق	۱۹
۵	اُستاد کے حقوق	۲۴
۶	اپنے نفس کے حقوق	۲۹
۷	والدین کے حقوق	۳۵
۸	بھائی بہنوں کے حقوق	۴۰
۹	قرابت داروں کے حقوق	۴۴
۱۰	ہمسائے کے حقوق	۴۹
۱۱	مسلمانوں کے حقوق	۵۳
۱۲	عام لوگوں کے حقوق	۵۸
۱۳	دوستوں کے حقوق	۶۳
۱۴	دشمنوں کے حقوق	۶۸
۱۵	افسروں کے حقوق	۷۲
۱۶	ماتحتوں کے حقوق	۷۷
۱۷	شوہر کے حقوق	۸۱
۱۸	بیوی کے حقوق	۸۷
۱۹	اولاد کے حقوق	۹۳
۲۰	حیوانات کے حقوق	۹۸

Marfat.com

سبق نمبر ۱

حقوق کا مطلب

خالق پیدا کرنے والا - خدا تعالیٰ -
مخلوق - جو پیدا کی گئی ہو -
مرسِل - بھیجنے والا -
رسُول - بھیجا ہوا -
اُخوّت - بھائی ہونا - بھیا چارہ
منافقت - دل میں کچھ اور ظاہر میں کچھ ہونا - دورُخی
صراطِ مستقیم :- سیدھا راستہ
شعبہ :- ٹکڑا -
حقوق اللہ - اللہ کے حقوق
حقوق العباد - بندوں کے حقوق -

۱- انسان کے ذمّے دو قسم کے حقوق ہیں - اوّل خالق کے حقوق دوسرے مخلوق کے حقوق - خالق کے حقوق ہیں سب سے پہلے خداوند تعالےٰ کے لا محدود احسانات کا شکریہ ضروری ہے اور اس کے بعد خدا تعالےٰ کے سب سے بڑے انعام یعنی رسالت کے حقوق ہیں کیونکہ مرسِل کی قدر نہیں ہو سکتی ہے - جب کہ اُس کے رسول کی قدر کی جائے - کیونکہ خدا تعالےٰ کی معرفت

Marfat.com

صراطِ مستقیم کی رہنمائی کرنا انہی سے متعلق ہے۔ پھر ان کے بعد اکابرِ دین کے حقوق کا ادا کرنا ضروری ہے جنھوں نے احکامِ الٰہی اور تعلیمِ رسول کا کامل نمونہ پیش کرکے بنی نوعِ انسان پر خاص احسان فرمایا ہے اور ان کے بعد اپنے استاد اور اتالیق کی تعظیم ضروری ہے۔ جو انسان کو اخلاق اور روحانیت کی تعلیم دے کر اُسے حقوق اللہ و حقوق العباد کے پورا کرنے کے قابل بناتا ہے۔

۲۔ حقوق العباد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ اوّل اپنے نفس کے حقوق دوسرے باقی مخلوق کے حقوق۔ جو حقوق باقی مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اوّل جو انسان سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرے جو انسان کے علاوہ خدا کی باقی مخلوق حیوانات وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جو حقوق انسان سے متعلق ہیں وہ والدین۔ بھائی۔ بہن قرابت دار۔ ہمسائے۔ باقی مسلمان عام لوگ۔ دوست۔ دشمن۔ افسر۔ ماتحت۔ میاں

Marfat.com

بیوی اور اولاد وغیرہ کے حقوق ہیں۔ اور ان تمام
کو درجہ بدرجہ پورا کرنا تقویٰ کہلاتا ہے۔

۳۔ پس انسان پر اللہ تعالےٰ کا بھی حق ہے۔ اپنا
بھی حق ہے۔ قریبیوں اور رشتہ داروں کا بھی حق
ہے اہل وعیال کا بھی حق ہے۔ پڑوسیوں اور محلے
والوں کا بھی حق ہے۔ قوم اور ملک کا بھی حق
ہے۔ اور سب کے لئے یکساں حکم ہے۔ اور
حکم بھی ایسا کہ نہ اسے ہم غیر ممکن کہہ سکتے ہیں۔ اور
نہ ہی اپنی طاقت سے باہر بتا سکتے ہیں۔ لہذا اگر
ہم اس کے پابند نہیں تو یہ ہماری غفلت ہے
کہ ہم بندے ہو کر اپنے آقا کے حکم کو ٹال
رہے ہیں۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دنیا میں
ہم برباد اور عاقبت میں سزا پائیں گے۔

۴۔ یہ نہیں۔ کہ عبادت کی طرف گئے۔ تو اسی کے
ہو گئے۔ عیش کا خیال آیا تو خدا کو بھول گئے
اہل وعیال میں پڑے تو قوم یاد نہیں رہی۔ اور
قوم کے ہوئے تو دیگر فرائض کو بھول گئے۔ یہ

Marfat.com

اسلام نہیں بلکہ غفلت ہے۔ کہ کمانے والا کمانے میں مصروف رہے۔ اور کھانے والا کھانے میں مشغول رہے۔ بلکہ سچا مسلمان وہی ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں اپنے ہر قسم کے فرائض کی ادائیگی میں کوشاں رہے۔ اور حقوق اللہ و حقوق العباد کو پوری طرح ادا کرے۔ اور آنحضرت کی زندگی کو کامل نمونہ سمجھے۔ ان کی تقلید کرنے کو فخر سمجھے۔ اور خود ہی تقلید نہ کرے۔ بلکہ اپنے اہل و عیال۔ خویش و اقارب۔ ہمسائے اور محلے والے سب کو اس پر چلانے کی کوشش کرے تاکہ قوم کی قوم میں بیداری پیدا ہو۔

۵۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے۔ اس وقت تک فلاح نہ پاؤ گے۔ جس شخص کا اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں اس شخص کا خدا تعالےٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں جو بھائیوں کا حق ادا کرتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا بھی حق ادا کرتا

Marfat.com

ہے۔ سچی محبت اور چیز ہے، اور منافقت اور چیز۔ اگر سچی اخوت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

سوالات

۱۔ انسان کے ذمے کون سے دو قسم کے حقوق ہیں؟

۲۔ انسان کے ذمے خالق کے کون کون سے حقوق ہیں؟

۳۔ مخلوق کے حقوق کی کون سی دو قسمیں ہیں؟

۴۔ جو حقوق انسانوں سے متعلق ہیں۔ وہ کون سے ہیں؟

۵۔ حقیقی اور سچا مسلمان کون ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۲

اللہ تعالیٰ کے حقوق

اعمال صالحہ - نیک کام ۔ اعمال رذیلہ - بُرے کام ۔
عقائد باطلہ - جھوٹے عقیدے ۔ عقائد حقہ - سچے اور درست عقیدے
شعائر الہٰی - اللہ کی عبادات ۔ تبلیغ - پہنچا دینا
رجوع کرنا - توجہ کرنا ۔ میزان - ترازو
الحمد للہ - سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے ۔ سبحان اللہ - میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں

۱- ہم سب اللہ کے بندے ہیں - اسی نے ہمیں پیدا کیا - وہی ہمیں پالتا ہے - اس نے ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں - کھانے کو مختلف اناج پینے کو ٹھنڈا پانی - پہننے کو طرح طرح کے لباس اور رہنے کے لئے عمدہ مکان دیئے ہیں اسی طرح کام کرنے کے لئے ہاتھ چلنے کے لئے پاؤں - دیکھنے کے لئے آنکھیں - سننے کے

Marfat.com

لئے کان اور بھلے بُرے میں تمیز کرنے کے لئے عقل عطا فرمائی ہے۔

۲:- پس بندوں پر لازم ہے کہ اس کی لا محدود نعمتوں کا شکر کریں۔ اس کی بندگی کریں نماز پڑھیں۔ روزے رکھیں۔ زکوٰۃ دیں اور مقدور ہو تو حج بھی کریں۔ اس کی قدرت اور عظمت کا تصوّر کریں۔ اپنے گناہوں سے ہر وقت معافی مانگیں۔ ہر کام کی کامیابی کے لئے اس سے دعا کریں۔ اور سوائے اس کے کسی دوسرے کی طرف رجوع نہ کریں:

۳:- جب دین و دنیا کا کوئی کام شروع کریں تو اللہ تعالےٰ کی طرف دھیان رکھیں۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کریں اور اگر کوئی مُراد پوری ہو یا کوئی کام بن جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر شکر کریں۔ کوئی مصیبت پیش آئے۔ تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہہ کر اس کی طرف رجوع کریں۔ کوئی غلطی یا

Marfat.com

خطا ہو جائے۔ تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہہ کر اس کی توفیق کا اقرار
کریں۔ کوئی ارادہ بیان کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ
کہہ کر اس کی مرضی کی شرط ٹھہرائیں۔ کوئی اچھی
چیز دیکھیں تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہیں۔ چھینک آنے
وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور جمائی لینے وقت لَا حَوْلَ
پڑھیں۔ اسی طرح اُٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے
اور چلتے پھرتے وقت اس کا دھیان رکھیں
اس سے ڈرتے رہیں۔ اور اپنی کامیابی کے لئے
ہر وقت اس سے دعا کرتے رہیں۔

۴۔ پس حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے اس سے
خالص محبت پیدا کرو۔ اس کی ظاہری و
باطنی عبادت بجا لاؤ۔ اس کی رحمت کے امیدوار
رہو۔ اس کے عذاب سے ڈرتے رہو۔ اس پر
پورا بھروسہ رکھو۔ اعمالِ صالحہ بجا لاؤ
اعمالِ رذیلہ سے پرہیز کرو۔ شعائرِ الٰہی کا
ادب کرو۔ عقائد باطلہ کی تردید اور عقائد حقہ

Marfat.com

کی تبلیغ کرتے رہو ؛

۵ :- خدا تعالے کے جو حقوق بندے پر ہیں اس وقت تک ان کو ترک نہ کرو - جب تک مجبوری نہ ہو یا خدا کا دوسرا حکم اس کے مقابلے پر نہ ہو جیسے وضو میں ہاتھ کا دھونا فرض ہے - لیکن اگر کسی شخص کا کوئی ہاتھ نہ ہو - تو اس کے لئے مجبوری ہے - یا والدین کی اطاعت کرنا ایک نیکی ہے لیکن اگر ماں باپ کا کوئی حکم خدا تعالیٰ کے مقابلے پر آجائے - تو اس وقت اس کا نہ ماننا ہی نیکی ہے ؛

۶ :- آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ دو کلمے زبان پر بہت ہلکے - میزان میں بہت بھاری اور خدا تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں - اور وہ کلمے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ہیں اللہ تعالے نیکیوں کی جزا دس گنا اور بدیوں کی سزا ان کے برابر دے گا - پس ہر معاملے میں اللہ تعالے کی طرف رجوع کرو - اور اپنے

Marfat.com

گناہوں سے توبہ و استغفار کرو۔

سوالات

۱۔ اللہ تعالے نے ہمیں کون کون سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں؟

۲۔ اللہ تعالے کا شکر اور اس کی عبادت کیوں کی جائے؟

۳:۔ مختلف کاموں کے شروع میں خدا تعالے کا دھیان کس طرح رکھا جاتا ہے؟

۴۔ خدائے تعالے کے حقوق کو پوری طرح ادا کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

۵۔ خدا تعالے کو کون سے دو کلمے زیادہ پیارے ہیں؟

Marfat.com

سبق نمبر ۳

پیغمبروں کے حقوق

معرفت :- شناخت۔ پہچان　　　قرب :- نزدیکی۔

مبعوث :- بھیجا ہوا　　　درود :- رحمت۔ دعا۔

ٹیلیفون :- خبر رسانی کا آلہ　　　ملائکہ :- فرشتے

افضل :- بہت بڑا　　　رہنما :- رہبر۔ راستہ دکھانے والا

حلاوت :- مٹھاس۔ شیرینی　　　برگزیدہ :- چنا ہوا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو حکم دینا چاہتا ہے وہ ٹیلیفون ملائکہ کے ذریعے سب سے پہلے اپنے پیغمبروں کے پاس بھیجتا ہے۔ اور پیغمبر جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں۔ خود سمجھ کر لوگوں کو سمجھا دیتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک اور مختلف اقوام میں آج تک ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر خدا تعالےٰ

Marfat.com

کی طرف سے آ چکے ہیں جن میں سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام۔ اور آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنھیں خدا تعالےٰ نے اپنا آخری اور مکمل قانون قرآن مجید دے کر ساری دنیا کی متفقہ اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

۲۔ خدا تعالیٰ کے جتنے بندے ہو چکے ہیں۔ جتنے ہیں اور جتنے ہوں گے۔ ان میں سب سے زیادہ پاک اور نیک بندے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کو اپنے باقی تمام بندوں سے زیادہ عزیز ہیں۔ اور اس کی درگاہ میں آپ کو سب سے زیادہ قرب حاصل ہے۔ خدا تعالےٰ نے انھیں اپنی معرفت کا طریق سکھلایا۔ اپنی عبادت کا طریق بتلایا اور خدا کی عبادت کا جو بہترین طریق آپ نے لوگوں کو بتایا وہ نماز ہے۔ نماز کے سوا اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو خدا نے آپ کو

Marfat.com

بتلائیں۔

۳۔پس ہمارا فرض ہے کہ ہم آنحضرتؐ کو خدا کا سچا پیغمبر اور رہنما سمجھیں۔ آپ سے پوری پوری محبّت رکھیں۔ ادب اور عزت سے آپ کو یاد کریں۔ آپ کا نام آئے۔ تو صلی اللہ علیہ وسلم کہیں۔ کثرت سے آپ پر درود بھیجیں۔ آپؐ کو خدا کا بھیجا ہوا آخری رسول یقین کریں۔ خدا کی ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھیں آپ کی ہر بات کو غور سے سُنیں۔ شوق سے سمجھیں۔ اور اس پر پورا پورا عمل کریں۔

۴۔علاوہ اس کے جو راستہ آپ نے بتایا اس پر چلیں اور جو حکم آپ نے دیا۔ اسے خدا کا حکم سمجھیں اس پر عمل کریں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اللہ تعالےٰ اور رسول کے ساتھ محبت زیادہ رکھے۔ کسی نیک مرد سے محض خدا کے لئے محبّت کرے۔ کُفر سے نفرت کرے۔ تو وہ شخص اپنے ایمان میں ایک حلاوت محسوس

Marfat.com

کرتا ہے۔

۵۔ اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور پیغمبر کی تابعداری کو دین کہتے ہیں۔ اور جو لوگ ان کا کہنا مانتے ہیں۔ وہ دیندار ہیں اور جو نہیں مانتے وہ گنہگار ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ علم دین خود پڑھیں۔ دوسروں کو پڑھائیں جس سے ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے۔ رسول کا کیا فرمان ہے۔ جبے یہ معلوم ہوگا۔ وہی نیک عمل کرے گا۔ اور بُرے کاموں سے بچے گا۔ جسے دین کا علم نہیں اسے بھلے بُرے میں تمیز نہیں۔ اور جسے تمیز نہیں۔ اس کا برائی سے بچنا اور نیکی پر عمل کرنا ممکن نہیں۔

سوالات

۱۔ پیغمبر کون ہوتے ہیں۔ اور کیا کام کرتے ہیں؟
۲۔ خدا تعالےٰ کے سب سے پیارے بندے کون ہیں اور کیوں؟
۳۔ آنحضرت کی ہمیں تعظیم کیسے کرنی چاہیئے۔
۴۔ دین کسے کہتے ہیں۔ اور وہ کیوں کر حاصل کیا جاتا ہے؟
۵۔ سچا مومن کون ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۴

بزرگانِ دین کے حقوق

صحابی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کا مسلمان ولی ۔ دوست ۔ خدا کا مقرب ؛

صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اس پر خدا کی رحمت علیہ السلام ۔ اس پر سلام ہو ؛

رضی اللہ عنہٗ ۔ اللہ اس سے راضی ہو ؛ رحمۃ اللہ علیہ ۔ اس پر اللہ کی رحمت ہو

صلعم ۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے ۔ تعم ۔ تعالےٰ کی علامت ہے ۔

رضہ ۔ رضی اللہ عنہ کی علامت ہے رح ۔ رحمۃ اللہ علیہ کی علامت ہے ۔

۱ ۔ خداؑ و رسولؐ کے بعد اِن بزرگانِ دین کا حق ہے جن کے ذریعے ہمیں خدا و رسول کی معرفت اور شناخت حاصل ہوئی ۔ اور وہ حق ان کے نقشِ قدم پر چلنے سے پورا ہوتا ہے ۔ کہ ہم انھیں عزّت سے یاد کریں ۔ ہر وقت ان کے لیئے دعائے رحمت کریں ۔ اور کوئی بات ایسی نہ کریں جس سے ان کی توہین ہو ۔

Marfat.com

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تم دوسروں کے معبودوں اور بزرگوں کو بھی بُرا نہ کہو۔ تاکہ وہ تمھارے معبود حقیقی اور سچے رسولؐ کو بُرا نہ سمجھیں ؛

۲۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص میرے دوست سے عداوت رکھے گا۔ میری طرف سے اسے جنگ کا چیلنج ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ انسان اپنے دوست کے درجے پر ہوتا ہے۔ اور جس سے وہ محبّت کرتا ہے۔ آخر اُسی کے ساتھ ہوگا۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے۔ تو جبرئیلؑ کو اطلاع دیتا ہے کہ میں فلاں شخص کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ پھر آسمان میں منادی کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ فلاں آدمی کو دوست رکھتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر سب آسمان والے

Marfat.com

اسے دوست سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کی قبولیت پھیلائی جاتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالےٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے۔ تو جبرئیلؑ کو کہا جاتا ہے کہ میں اس سے ناراض ہوں۔ تو بھی اس سے ناراض ہوجا۔ پھر جبرئیل بھی اس سے ناراض ہوجاتا ہے۔ پھر آسمان میں اس کی منادی کردی جاتی ہے تو آسمان والے بھی اس سے بغض رکھنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح زمین والوں میں بھی اس کا بغض پھیلایا جاتا ہے۔

۳۔ بزرگانِ دین میں سے پیغمبروں کے بعد تمام صحابہؓ باقی اُمت سے افضل ہیں۔ صحابہؓ صحابی کی جمع ہے۔ اور جو شخص آنحضرتؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوا وہ صحابی کہلاتا ہے کوئی شخص فضلیت اور مرتبے میں صحابہؓ کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔ ان میں

Marfat.com

سے پھر چار اصحاب زیادہ افضل ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ - حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ - ان کو آنحضرتؐ کے چار یار یا خلفاء راشدین کہتے ہیں -

۴ - صحابہ کے بعد پھر دوسرا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے - جو مسلمان خداؐ و رسولؐ کے احکام کی تابعداری کرے - کثرت سے عبادت کرے گناہوں سے بچّے - دین کی محبت کو دُنیا کی محبّت پر مقدم سمجھے وہ خدا کا مقرب اور پیارا ہوتا ہے - جسے ولی کہتے ہیں - تمام صحابہ ولی بھی تھے - اس لئے صحابی کا مرتبہ ولی سے زیادہ ہے ؛

۵ - پس ہمیں چاہیئے کہ آنحضرتؐ کے بعد تمام بزرگانِ دین کی عزّت کریں - ان کا نام تعظیم وتکریم سے پکاریں - اپنے ہر کام اور فعل میں صحابہ کی پیروی کریں - اور اپنے آپ کو ایسا اعلیٰ نمونہ بنانے کی

59547

Marfat.com

کوشش کریں۔ جو صحابہؓ کی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ جب کسی پیغمبر کا نام آئے۔ تو اس کے ساتھ علیہ السلام کہیں۔ جب کسی صحابہ کا نام آئے تو اس کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہیں اور جب کسی ولی یا اکابر دین کا نام آئے تو اس کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ کہیں

سوالات

۱۔ بزرگانِ دین کا حق کیوں کر ادا کیا جا سکتا ہے؟

۲۔ بزرگان دین میں سے کون سا گروہ تمام اُمّت سے افضل ہے اور کیوں؟

۳۔ خلفاء راشدین کسے کہتے ہیں۔ اور وہ کون کون سے ہیں؟

۴۔ اولیاء اللہ کون ہیں اور ان کا کیا حق ہے؟

۵۔ پیغمبروں۔ صحابہ اور اولیاء اللہ کا نام کیوں کر لینا چاہیئے۔؟

۶۱۵۸۶

Marfat.com

سبق نمبر ۵

اُستاد کے حقوق

تربیت ۔ پرورش ۔	فرائض منصبی ۔ عہدے کا کام ۔
توقیر ۔ عزت سے پیش آنا ۔	تہذیب ۔ آراستہ کرنا ۔ سنوارنا ۔
اعتقاد ۔ دل میں جمائی ہوئی بات	تقلید ۔ پیروی کرنا ۔ نقل اتارنا ۔
معراج ۔ بلندی پر چڑھنے کا آلہ آنحضرتؐ	فوقیت ۔ بڑائی ۔
کا براق پر سوار ہو کر بیت المقدس	کما حقہٗ ۔ جیسا کہ چاہیئے ۔
اور پھر عرش بریں تک جانا ۔	رائے سلیم ۔ درست رائے ۔

۱۔ اُستاد انسان کا روحانی باپ ہوتا ہے ۔ باپ انسان کے وجود ظاہری کا سبب ہوتا ہے اور اُستاد تربیت روحانی کا ۔ جس طرح روح کو جسم پر فوقیت حاصل ہے ۔ اسی طرح استاد کو باپ پر ۔ پس اُستاد کی محبت کا درجہ خدا و رسول کے بعد ہے ۔ اس کا حق

Marfat.com

والدین سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس کے بے شمار احسانات ہیں۔ وہ حیوان کو انسان بناتا ہے ادب اور تہذیب سکھاتا ہے۔ بُرائی بھلائی میں تمیز کراتا ہے۔ اچھے لوگوں میں بیٹھنے کے قابل اور خدا سے ملنے کا طریقہ بتلاتا ہے۔

۲۔ پس اُستاد کی خدمت اور تعظیم پوری طرح بجا لاؤ۔ خدمت گزاری کا مطلب بےجا خوشامد اور رشوت نہیں۔ بلکہ خدمت گزاری کا صحیح مطلب اپنے فرائض منصبی کو کما حقہٗ طور پر پُورا کرنا ہے۔ اور اس کے اس کی ضروریات کو پورا کرنا اور حتی الامکان اسے ہر قسم کا راحت و آرام پہنچانا ہے۔ خدمت گزاری انسان کی کامیابی کا ذریعہ۔ دلوں کو مسخر کرنے کا وسیلہ اور انسان کو دینی و دنیوی مقاصد میں معراج ترقی پر پہنچانے کا آلہ ہے۔

۳۔ علم کے معنے جاننا اور ادب کے معنے عمل کرنا

Marfat.com

ہے۔ اسی طرح تعلیم کے معنٰے علم سکھانا اور تادیب کے معنٰے ادب سکھانا ہے۔ تعلیم دینے والے کو معلّم اور تادیب کرنے والے کو ادیب کہتے ہیں۔ اور کامل معلّم وہ ہے جو تعلیم کے ساتھ تادیب بھی کرے۔ عقل کی ترقی صحتِ جسمانی کی حفاظت اور اخلاق کی درستی سب کا انحصار تعلیم و تادیب پر ہے۔ جس کی ساری ذمہ داری معلّم اور ادیب پر عائد ہوتی ہے لہذا یہ ایسا شریف عہدہ ہے جس کا کام وحشیوں کو انسان اور جاہلوں کو عالم بنانا ہے۔ پس ان کی عزّت و توقیر میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔ اور خدا و رسول کے بعد سب سے زیادہ ان کی عزت کرنی چاہیئے۔

۴۔ دُنیا میں انسان کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ اپنی ضروریات۔ غیروں کی امداد اور مشوروں میں آسانی اور عمدگی سے رائے سلیم دے سکے۔ اور یہ بات اُس وقت تک ممکن

Marfat.com

نہیں۔ جب تک انسان کسی لائق اُستاد کے آگے زانوئے ادب خم نہ کرے۔ انسان کے سب سے ابتدائی اُستاد اس کے والدین ہوتے ہیں جو ابتدائی باتوں کو کھیل کود کے ذریعہ سکھلا کر اسے انسانوں میں بیٹھنے کے قابل بناتے ہیں۔

۵۔ اُستاد انسان کا روحانی طبیب ہوتا ہے۔ لہذا اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ روحانی امراض کی تشخیص۔ اسباب اور علاج سے واقف ہو اور شاگرد بمنزلہ روحانی مریض کے ہوتا ہے اس لئے واجب ہے۔ کہ اپنے حکیم کے احکام کی کما حقہٗ متابعت کرے۔ اس پر کامل اعتقاد اور بھروسہ رکھے۔ جو کچھ وہ بتائے۔ بلا چون و چرا اس کی تعمیل کرے۔ جو کچھ وہ سکھائے۔ بلا حیل وحجت اس پر عمل کرے ہر بات میں اس کی تقلید اور ہر معاملے میں اس کے نقش قدم پر چلے۔ اس کی شاباش سے خوش اور اس کی سزا کو بخوشی

Marfat.com

برداشت کرے ۔ اس کے سامنے ادب سے پیش آئے اور گستاخی سے پرہیز کرے ۔

سوالات

۱۔ خدا اور رسولؐ کے بعد استاد کا حق کیوں ضروری سمجھا جاتا ہے ؟

۲۔ اُستاد کو والدین پر کیا فوقیت حاصل ہے ؟

۳۔ معلّم اور ادیب میں تم کیا فرق سمجھتے ہو ؟

۴۔ بہترین معلّم کون ہے ؟ اور اس میں کن اوصاف کا ہونا ضروری ہے ؟

۵۔ استاد کا حق کیوں کر ادا کیا جا سکتا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۶
اپنے نفس کے حقوق

تجربہ - آزمائش
مشاہدہ - دیکھنا
معاش - روزی
معاشرت - مل جل کر زندگی گذارنا ۔
دارومدار - انحصار
زادِ راہ - راستے کا خرچ ۔
ایکٹ - قانون
عبرت - نصیحت پکڑنا ۔
معصوم - پاک کیا گیا
معاد - لوٹ کر جانے کی جگہ - آخرت

۱ - انسان کی تمام بزرگیوں کی اصل اُس کی عقل ہے ۔ عقل کی ترقی علم سے ہے ۔ علم سے اخلاق میں تہذیب ۔ معاش میں برکت ۔ اور معاشرت میں سہولت پیدا ہوتی ہے ۔ علم تجربات اور مشاہدات کی کان ۔ فنون کا خزانہ ۔ حکومت و دولت حاصل کرنے کا ذریعہ ۔ علم معاد کا رہبر اور قوانین قدرت کا ایک ایکٹ ہے غرض علم

Marfat.com

ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا اور خدا کو پہچنواتا ہے۔ علم کی تکمیل ادب سے اور ادب کی تحصیل علم سے ہے۔ ادب کے بغیر عالم اور بے علم دونو برابر ہیں۔ پس ہر قسم کے حقوق کے معلوم کرنے کا انحصار علم پر اور ان کے پورا کرنے کا دارد مدار ادب پر ہے جو لازم و ملزوم ہیں۔

۲۔ انسان کی مثال دُنیا میں ایک سوداگر کی طرح ہے۔ عمر اس کا سرمایہ ہے۔ آخرت کی نجات جس کا دارد مدار نیکی پر ہے۔ اس کا نفع ہے اور آخرت کا عذاب جس کا انحصار دُنیا کے گناہوں پر ہے۔ اس کا نقصان ہے۔ خدانعالیٰ کے احکام پر چلنا نیکی اور ان کی نافرمانی گناہ ہے جو شخص روزانہ سونے سے پیشتر اپنے نفس کے ساتھ تین چیزوں کا محاسبہ کرے وُہ عموماً گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ اوّل یہ کہ اس روز کوئی خطا سرزد ہوئی ہے یا نہیں

Marfat.com

دوم یہ کہ اس روز کوئی نیکی بھی کی ہے یا نہیں
سوم یہ کہ کوئی عمل گناہ سے ترک کیا ہے یا نہیں
۳۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے "لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا" یعنی اللہ تعالےٰ کسی شخص کو
اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس کی جائز
خواہشات کا پورا کرنا ضروری ہے۔ انسان پر خدا کا
بھی حق ہے اپنا بھی حق ہے۔ والدین اور اہل و
عیال کا بھی حق ہے۔ عام مسلمانوں اور بنی نوع
انسان کا بھی حق ہے۔ حیوانات اور دیگر مخلوق
کا بھی حق ہے۔ جسمانی حفاظت اور روحانی تربیت
کا بھی حق ہے۔ اور ان تمام حقوق کو مساوی
طور پر پورا کرنا اس کا فرض ہے۔ اعتدال سے
تجاوز کرنا گناہ اور اعتدال پر قائم رہنا عین
اسلام ہے۔
۴۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ تم کو کھانے سے
پہننے سے اور دنیاوی آرزوؤں سے کس نے

Marfat.com

بند کیا ہے ۔ ہاں! بندش ہے ۔ تو یہ ہے ۔ کہ حرام اور ممنوعات سے بچے رہو ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس کی خواہشات مثلاً کھانا پینا اور پہننا وغیرہ کا جائز طور پر پورا کرنا ضروری ہے ۔ البتہ اگر اس کی خواہشات اعتدال سے بڑھ جائیں ۔ تو ان کا روکنا بھی لازمی ہے جس طرح نفسانی خواہشات کی پیروی اور ان کا غلام بن جانا اطاعت نہیں بلکہ بغاوت ہے اسی طرح بلا وجہ نفس کو تکلیف دینا نفس کشی نہیں ۔ بلکہ ریاکاری اور شرارت ہے ۔ لہذا میانہ روی شرط ہے ۔

۵ ۔ انسان کے نفس کی دو قوتیں ہیں ۔ ایک اسے نیکیوں کی ترغیب دیتی ہے اور دوسری برائیوں پر آمادہ کرتی ہے ۔ مگر معصوم وہی ہے ۔ جسے خدا بچالے ۔ لہذا اس بات کا خیال کرو ۔ کہ دنیا میں آنے سے پیشتر تم کیا تھے اور جانے کے بعد کیا ہو جاؤ گے ۔ جو شخص انجام

Marfat.com

سے غافل رہے۔ اور گناہ سے باز نہ آئے وہ بدنصیب ہے صرف باتوں کا حکیم نہ ہو بلکہ قول اور عمل دونو کا حکیم ہو۔ تاکہ قولی حکمت دنیا میں اور عملی حکمت آخرت میں کام آئے۔

۶۔ اپنا زادِ راہ پہلے سے تیار رکھو۔ کیا معلوم کب کوچ کا حکم آجائے۔ نیکی کا بدلہ دو اور بُرائی سے درگزر کرو۔ جو چیز اپنی نہ ہو اسے اپنا سرمایہ نہ بناؤ۔ اپنی موت کو یاد کرو مُردوں سے عبرت پکڑو۔ پہلے سوچو پھر بولو۔ اور بعد ازاں اس پر عمل کرو۔ سب سے دوستی رکھو۔ جلدی غضبناک نہ ہو۔ تاکہ غصّہ تمہاری عادت نہ ہو جائے۔ اگر نیک کام میں کوئی تکلیف ہو تو صبر کرو۔ کیونکہ رنج دُور ہو جائے گا اور نیکی رہ جائے گی۔ اور بدی سے جو لذّت حاصل ہوتی ہے وہ جاتی رہتی ہے۔ مگر بدی رہ جاتی ہے۔ اچھی بات

Marfat.com

کو حاصل کرنے کے لئے بُری بات کو وسیلہ نہ بناؤ ہر ایک سے تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آؤ۔ اور تواضع کرنے والے کو حقیر نہ سمجھو جس کام میں خود معذور ہو۔ اس کے لئے اپنے بھائی کو ملامت کرو۔

سوالات

۱۔ علم کے فائدے کون کون سے ہیں ؟

۲۔ سونے سے پیشتر انسان کو کون سی تین چیزوں کا محاسبہ کرنا چاہیئے ؟

۳۔ نفس کی جائز اور ناجائز خواہشات کون سی ہیں ؟

۴۔ انسان کے ذمے کون کون سے حقوق ہیں ؟

۵۔ انسان کو ہمیشہ کن باتوں کے لئے تیار رہنا چاہیے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۷

والدین کے حقوق

اطاعت - فرمانبرداری - تابعداری   متابعت - تابعداری - فرمانبرداری -

بہبودی - بہتری   خوشنودی - خوشی - رضامندی

مغفرت - بخشش   وصایا - وصیت کی جمع - مرنے یا سفر کو جاتے

بے نیاز - لاپرواہ - جسے کسی چیز   وقت جو نصیحت کی جائے -

کی ضرورت نہ ہو -   عقبےٰ - آخرت

کماحقہٗ - جیسا کہ چاہیئے -   مقدم - پہلے - ضروری

۱- والدین کے اولاد پر بڑے احسان ہیں اولاد کی پیدائش، پرورش اور تعلیم و تربیت کی ساری ذمہ داری والدین کے سر پر ہوتی ہے اس لئے خدا کی اطاعت کے بعد والدین کی اطاعت نہایت ضروری ہے - خدا تعالےٰ چونکہ بے نیاز ہے اور والدین محتاج ہیں اس لیئے

Marfat.com

والدین کی اطاعت حقوق اللہ سے بھی مقدم ہے۔ پس صدق دل سے والدین کی تعظیم و تکریم بجا لاؤ۔ خواہ وہ سامنے موجود ہوں یا نہ ہوں۔ ان کے احکام کی بہ رضا و رغبت تعمیل کرو۔ ان کے سامنے ادب سے بیٹھو۔ نرمی سے بولو اور انکساری سے پیش آؤ ؎

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے "اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ" یعنی جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ لہذا ماں کے ساتھ سخت کلامی سے پیش نہ آؤ۔ اسے کسی امر میں ناراض نہ کرو۔ کاروبار میں اس کی مدد کرو۔ اور ہر وقت اس کی رضامندی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ کیونکہ آخرت کی نجات۔ عقبےٰ کی بہبودی اور خدا کی خوشنودی اسی میں ہے۔

۳۔ ماں باپ کی بے ادبی سخت گناہ ہے۔ لہذا ان سے شوخی اور بے باکی نہ کرو۔ ان سے کچھ کہنا سننا ہو۔ تو ادب کے ساتھ کہو سنو

Marfat.com

محبّت اور تواضع سے ان کے ساتھ پیش آؤ۔ اگر وہ کسی بات میں غصّے ہوں تو اس میں اپنا فائدہ اور بھلائی سمجھو۔ ان کے حکم کی خلاف ورزی کرنا اپنی بدبختی خیال کرو۔ جو بچّے اپنے ماں باپ کا کہنا نہیں مانتے۔ وہ سب کی نظروں میں ذلیل ہو جاتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے۔ اور خدا کی ناخوشی والدین کی ناخوشی میں ہے ؛

۴:- والدین کے ساتھ ہر حالت میں ظاہری اور باطنی طور پر ہمدردی کا اظہار کرو۔ ان کی خوراک اور پوشاک کا خیال رکھو۔ ان کے احکام اور وصایا کی تابعداری کرو۔ ان کے متعلّقین اور دوستوں کی تعظیم کرو۔ عزّت سے اِن کا نام لو۔ ان کے لئے رحمت کی دعا کرو۔ اِنھیں اپنا جانی دوست سمجھو۔ ان کی سب حاجتیں پوری کرو۔ مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے

Marfat.com

مغفرت کرو۔ خیرات اور نفل عبادات کا ثواب پہنچاؤ۔ ان سے ملنے والوں پر احسان کرو۔ ان کے قرض اور وصیتوں کو ادا کرو۔

۵۔ اگر ماں باپ دین کی کسی بات سے روکیں۔ تو ایسی صورت میں ان کی متابعت نہ کرو۔ اور باقی تمام امور میں ان کی فرمانبرداری کرو۔ جس بات سے وہ روکیں رک جاؤ۔ جس بات کا وہ حکم دیں بجا لاؤ۔ کوئی ایسا کام نہ کرو جو ان کو ناپسند ہو۔ عام کاموں میں ان سے مشورہ لو۔ ان کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کرو۔ بلکہ ایک حد تک نیکی بھی دراصل وہی نیکی ہے۔ جو ماں باپ کی اجازت سے کی جائے۔

۶۔ ماں باپ کی تابعداری ایک عبادت ہے جس سے خدا تعالے نہایت خوش ہوتا ہے بلکہ بہت سی عبادتوں سے ماں باپ کی خدمت افضل ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو

Marfat.com

شخص والدین کے حق میں خدا کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں۔ اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو۔ تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور جو شخص والدین کے حق میں خدا کا نافرمان ہوتا ہے تو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک زندہ ہوتا ہے تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ غرض اطاعتِ الہٰی کے بعد انسان کی نجات کا سب سے بڑا ذریعہ اطاعتِ والدین ہے اور ان دونوں کو کماحقہٗ بجا لانا ہی انسانی کامیابی کی اصل دلیل ہے۔

سوالات

۱۔ والدین کی اطاعت کیوں ضروری ہے ؟

۲۔ والدین کی اطاعت کیسے ہوسکتی ہے ؟

۳۔ حدیث شریف میں والدہ کی اطاعت کے متعلق کیا حکم ہے ؟

۴۔ والدین کی اطاعت کی جزا کیا ہے ؟

۵۔ والدین کی اطاعت کا لازم ہونا کن حالات میں ضروری ہیں ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۹

بھائی بہنوں کے حقوق

لہٰذا ۔ اس لئے ۔	ایذا ۔ تکلیف ۔ دکھ ۔
ناروا ۔ نامناسب ۔	نازیبا ۔ نادرست ۔
عداوت ۔ دشمنی	کینہ ۔ بغض ۔ دشمنی
حمایت ۔ مدد کرنا	تعظیم ۔ عزت کرنا
مقدم ۔ پہلے ۔ ضروری ۔	خفگی ۔ ناراضگی

۱۔ ماں باپ کے بعد رشتے میں سب سے زیادہ قریبی بھائی بہن ہیں ۔ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑا بھائی مثل باپ کے اور بڑی بہن مثل ماں کے ہوتی ہے ۔ اسی طرح چھوٹا بھائی اور چھوٹی بہن مثل اولاد کے ہے لہٰذا ان کے حقوق بھی ویسے ہی ہیں جیسے ماں باپ اور اولاد کے حقوق ہیں ۔

Marfat.com

۲۔ اپنے بھائی بہنوں سے لڑائی نہ کرو جو ان میں سے بڑے ہیں۔ ماں باپ کی طرح ان کا ادب اور تعظیم کرو۔ دل و جان سے ان کی عزت بجالاؤ ان کے احکام کی بہ رضاؤ رغبت تعمیل کرو ان کے اشارے پر چلو۔ ایسی بات نہ کرو۔ جو ان کو بری لگے۔ اگر کوئی قصور ہو جائے۔ تو ان سے معافی مانگو۔ ان کی خفگی پر صبر اور سکون کرو اور ہر حالت میں ان کی خوشی کو اپنی خوشی پر مقدم سمجھو۔

۳۔ اور جو تم سے عمر میں چھوٹے ہوں۔ ان سے محبت اور پیار کرو۔ اور ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرو۔ جو تم سے ماں باپ کرتے رہے ہیں۔ جب کوئی کھانے پینے کی چیز دیکھی تو ان کو لے دی۔ جب کوئی کھیلنے یا جی بہلانے کی چیز ہاتھ آئی۔ تو ان کو دے دی جب کوئی ناروا حرکت دیکھی۔ تو اصلاح کردی تعلیم و تربیت میں اگر کوئی کمی دیکھی تو پوری

Marfat.com

کردی۔ علاوہ ان کے اچھے کاموں پر شاباش اور
بُرے کاموں سے انھیں تنبیہ کرو۔ بُری صحبت
سے روکو۔ نماز۔ روزہ اور دین کی ضروری
باتیں سکھاؤ۔

۴۔ جب کسی بھائی بہن سے کوئی کام خلاف ادب
ہو۔ تو اسے نرمی و محبت سے منع کرو۔ اس
کے بُرے نتائج سے اسے آگاہ کرو۔ اچھے کام
کرنے کی ہدائیت اور بُرے کاموں سے بچنے کی
نصیحت کرو۔ دِل شکنی کرنے سے پرہیز کرو۔
نصیحت کرو۔ تو اس طرح کہ وہ نصیحت ہضم
ہو جائے۔ اگر کوئی شکر رنجی ہو۔ تو اس کی
اصلاح کراؤ۔ جب ماں باپ کسی نازیبا حرکت
سے انھیں ملامت کریں۔ تو اس میں دخل نہ
دو بلکہ خاموش رہو۔ اور ماں باپ کی تائید
میں خود بھی بُرا بھلا کہنے نہ لگ جاؤ۔ اور نہ
ہی ان کی حمایت میں ماں باپ کے سامنے
جوابدہی کرو۔

Marfat.com

۵- آنحضرتؐ نے فرمایا ہے، کہ جو شخص بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ بچے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کو تکلیف اور ایذا دینے سے خدا بھی ناراض ہوتا ہے۔ ان کے دل میں کوئی بُرائی اور عداوت نہیں ہوتی۔ لہذا ان سے بغض اور کینہ رکھنا بے جا ہے اور خیر خواہی کی نیت کے سوا ان کو خواہ مخواہ جھڑکنا ظلم ہے خاص کر وہ بچے جن کے والدین ان کے سر پر نہ ہوں۔ جب یتیم روتا ہے۔ تو اس کے رونے سے عرشِ عظیم کانپ اٹھتا ہے۔

سوالات

۱- والدین کے بعد سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار کون سے ہیں ؟

۲- بڑے بھائی بہنوں کے حقوق کیسے ہیں ؟

۳- چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق کیسے ہیں ؟

۴- بھائی بہنوں کی اصلاح کیوں کر ہو سکتی ہے ؟

۵- چھوٹوں سے عداوت کرنا کیوں برا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۹

قرابت داروں کے حقوق

تعظیم ۔ عزت کرنا ۔	تکریم ۔ عزت کرنا ۔
لازمی ۔ ضروری	لابدی ۔ ضروری
واجب ۔ ضروری ۔ لازمی	مرتکب ۔ کسی بات کو عمل میں لانے والا ۔
وسعت ۔ فراخی	جہالت ۔ نادانی ۔ بے وقوفی
حتی الوسع ۔ جہاں تک ہو سکے	فی الواقع ۔ اصل میں ۔

ا ۔ خدا تعالےٰ کے بعد جس طرح اس کے رسولوں اور اکابرِ دین کی تعظیم واجب ہے ۔ اسی طرح والدین کے بعد ان کے متعلقین یعنی قرابت داروں کی تکریم بھی لازمی ہے ۔ بعض ان میں سے باپ کے قریبی ہوتے ہیں اور بعض ماں کے ۔ جب ماں اور باپ کے حقوق کا ادا کرنا لازمی ہے تو ان کے رشتہ داروں کے حقوق کا بجا لانا بھی

Marfat.com

ضروری ہے۔ ان میں سے دادا۔ دادی۔ تایا، چچا اور پھوپھی مثل باپ کے اور نانا۔ نانی۔ ماموں امی اور خالہ وغیرہ مثل ماں کے ہوتے ہیں جس طرح والدین کے رشتہ داروں سے سلوک کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ان کے دوستوں کے حقوق کا پورا کرنا بھی لابدی ہے۔ سوتیلی ماں چونکہ باپ کی دوست ہوتی ہے لہذا اس کے حقوق کا ادا کرنا بھی ضروریات سے ہے۔

۲۔ غرض قریبیوں میں سے جو بڑے ہیں۔ ان کا ماں باپ کی طرح ادب اور تعظیم کرو۔ اور جو چھوٹے ہیں ان سے بھائی بہنوں کی طرح محبت اور پیار کرو۔ ان سے میل جول جاری رکھو۔ کبھی کبھی ان سے ملتے رہو۔ قطع تعلق نہ کرو۔ اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو۔ تو اس کی خبر گیری کرو۔ اگر وہ محتاج ہوں۔ تو حتی الوسع ان کی حاجت پوری کرو۔ جب کوئی فرمائش کریں۔ تو دل و جان کے ساتھ اس کے پورا

Marfat.com

کرنے کی کوشش کرو۔ ان کی خوشی کے ساتھ خوشی اور غم کے ساتھ غم کرو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے، اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

۳۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ! میں ایک بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں۔ کیا میرے لئے توبہ ہے؟ آپ نے فرمایا! کہ کیا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کیا "نہیں" فرمایا! تیری خالہ زندہ ہے؟ کہا "ہاں" فرمایا" اس کے ساتھ سلوک کرو۔ پس اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ خالہ ماں کی جگہ ہے۔ دوسرے یہ کہ بزرگوں کے ساتھ سلوک کرنے سے بھی گناہ دور ہو جاتے ہیں۔

۴۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنّت کی خوشبو پانسو برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔ مگر فرزند نافرمان اور قرابت کا توڑنے والا اسے

Marfat.com

نہ سُونگھ سکیں گے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اپنی موت میں تاخیر اور رزق میں وسعت چاہتا ہے۔ وہ اپنے قرابت داروں کو ملائے رکھے۔ اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں عدل۔ احسان اور قریبیوں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی۔ برائی اور زیادتی سے منع کرتا ہے۔

۵۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے سلوک کرتا ہوں۔ وہ مجھ سے قطع کرتے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں۔ وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے درگزر کرتا ہوں وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا تونے بیان کیا۔ تو گویا تو اُن کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ مددگار رہے گا۔ جو تجھے

Marfat.com

ان پر غالب رکھے گا۔ جب تک تو اس حال پر رہے گا۔ پس انسان کا فرض ہے کہ قرابت داروں کی حتی الوسع مدد کرے۔ ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوشش کرے۔ دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات حاصل کرے۔

سوالات

۱۔ قرابت داروں کے حقوق کا ادا کرنا کیوں ضروری ہے ؟

۲۔ قرابت داروں کے حقوق کیا کیا ہیں ؟

۳۔ بزرگوں سے سلوک کرنے سے گناہ کیسے دور ہوتے ہیں؟

۴۔ آنحضرتؐ نے قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق کیا فرمایا ہے ؟

۵۔ قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کے لئے قرآن کریم میں کیا حکم ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱

ہمسائے کے حقوق

بہبودی۔ بہتری۔   خوشنودی۔ رضامندی۔ خوشی۔

مستحق۔ حقدار۔   کشائش۔ فراخی۔ خوش حالی

مشترک۔ ملا ہوا۔ سانجھا   معاون۔ مددگار

وصیت نصیحت جو مرتے یا سفر کے وقت کی جائے   جہاد۔ غیر مذہب والوں سے لڑنا۔

حسنِ سلوک۔ اچھا سلوک   مسکین۔ غریب

۱۔ ہمسائے کے معنے ایک ہی حد سے فائدہ اٹھانے والا یا پڑوسی کے ہیں۔ ہمسایوں سے دوستی اور میل ملاپ رکھنا اپنی زندگی کو امن و امان سے گذارنے کے لئے ضروری ہے جس سے دنیا میں فراغت اور آخرت میں کشائش حاصل ہوتی ہے۔ خدا کی خوشنودی اور اس کے بندوں کی بہبودی اسی میں ہے۔ کہ ہمسایوں سے حسنِ سلوک

Marfat.com

کیا جائے۔

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے گھر تمھارے گھر کے قریب ہیں۔ وہ اپنے گھر کے لوگوں کے بعد سب سے زیادہ حسنِ سلوک کے مستحق ہیں۔ وہ دُکھ سُکھ کے ساجھی ہیں ہمسائگی کے حقوق میں مشترک ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ شخص پورا مومن نہیں۔ جو خود پیٹ بھر کر بیٹھ رہے۔ اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو ؛

۳۔ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے پڑوسی کو تکلیف دی۔ اُس نے مجھ کو تکلیف دی۔ اور جس نے مجھ کو تکلیف دی۔ اُس نے خدا تعالےٰ کو تکلیف دی۔ اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑا۔ وہ مجھ سے لڑا۔ اور جو مجھ سے لڑا وہ خدا تعالےٰ سے لڑا۔ مطلب یہ کہ ہلکی ہلکی باتوں پر بے وجہ پڑوسی سے رنج و تکرار بُرا ہے۔

۴۔ پس اپنے پڑوسیوں سے پوری پوری ہمدردی رکھو اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو تو اس کی خبرگیری کرو۔ اگر ان کا کوئی آدمی باہر گیا ہوا ہو۔ تو اس کی خیر و عافیت دریافت کرو۔ اگر انھیں کوئی حاجت ہو تو پوری کرو۔ ان کے بیوی بچوں کی عزت اور آبرو کی حفاظت کرو۔ تحفے وغیرہ ان کے گھر بھیجتے رہو۔ انھیں کوئی تکلیف نہ دو ان کی مدد اور خبر گیری کرتے رہو۔ ان کی خوشی میں خوشی مناؤ۔ اور مصیبت میں اظہار افسوس کرو۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیلؑ مجھ سے ہمسائے کے حقوق کی وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ مجھے اس کا وارث بنا دے گا۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص کما کر کسی بیوہ مسکین کی مدد کرتا ہے وہ جہاد کرنے والے کے برابر اجر پاتا ہے پڑوسیوں کی بیواؤں۔ یتیموں اور مسکینوں

Marfat.com

کی خبر گیری کرو۔ انھیں بھائیوں اور قریبی رشتہ داروں کی طرح عزیز اور گرامی رکھو۔ ان کی عزت کے محافظ اور ہر نیک و بد میں ان کے معاون و مددگار رہو۔

۶۔ جو شخص سفر کا ساتھی ہوتا ہے۔ اس کا بھی حق مثل ہمسائے کے ہوتا ہے۔ لہذا اس کی راحت کو اپنی راحت پر مقدم سمجھو ہر معاملے میں اس کی مدد کرو۔ جو حاجت ہو۔ اسے پوری کرو۔ جو ضرورت ہو۔ مہیا کرو۔ جو تکلیف ہو اُسے دور کرو۔ جو فرمائش ہو اسے مہیا کرو۔

سوالات

۱۔ ہمسائے کے حقوق کا ادا کرنا کیوں ضروری ہے؟

۲۔ ہمسائے کے حقوق کیا کیا ہیں؟

۳۔ ہمسائے سے رنج و تکرار کرنا کیوں بُرا ہے؟

۴۔ آنحضرتؐ نے پڑوسی کے سلوک کے متعلق کیا فرمایا ہے۔

۵۔ سفر کے ساتھی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۱

مسلمانوں کے حقوق

السلام علیکم ۔ تم پر سلام ہو	وعلیکم السلام ۔ اور تم پر بھی سلام ہو ۔
حسد ۔ دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلنا	بغض ۔ کینہ ۔ دشمنی
تہمت کسی کے سر جھوٹی بات کا تھوپنا	عیادت ۔ بیمار پرسی کرنا ۔
	مسلّط کرنا ۔ قبضہ دینا
فتویٰ ۔ شرعی حکم ہے ۔	جنازہ ۔ مردہ کی لاش جو دفن کرنے کے لئے لے جاتے ہیں ۔
پردہ پوشی ۔ پردہ ڈالنا ۔	

۱ ۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہوتے ہیں انھیں آپس میں بھائیوں کی طرح سلوک کرنا چاہئے ۔ لہذا اگر کوئی مسلمان کوئی خطا کرے تو اسے معاف کردو ۔ اگر کوئی عیب کرے تو اس کی پردہ پوشی کرو ۔ اگر کوئی عذر کرے تو اس کو قبول کرو ۔ اگر کوئی تحفہ دے تو اسے

Marfat.com

منظور کرو۔ اگر کوئی وعدہ کرو تو اس کو پورا
کرو۔ اگر کوئی سلام کہے تو وعلیکم السلام کہو۔
اگر کوئی دعوت کرے تو شکریہ کے ساتھ قبول
کرو اگر کوئی بیمار ہو تو اس کی خبر لو۔ اگر کوئی
احسان کرے۔ تو اس کے بدلے احسان کرو۔ اگر
کوئی کچھ دے۔ تو اس کا شکریہ ادا کرو۔

۲۔ ضرورت کے وقت سب کی مدد کرو۔ خوش
اخلاقی سے پیش آؤ۔ بدگمانی سے پرہیز کرو۔
حسد اور بغض سے ڈرتے رہو اچھی باتیں بتلاؤ
اور بری باتوں سے منع کرو اگر آپس میں کوئی
رنجش ہوجائے۔ تو ان میں اصلاح کرادو۔ کبھی
پر تہمت نہ لگاؤ۔ ایک دوسرے پر فخر نہ کرو
اگر کوئی ناراضگی ہوجائے۔ تو تین دن سے
زیادہ تک قطع کلام نہ کرو۔ کسی مسلمان بھائی
سے نفرت نہ کرو۔ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ
جو شخص کسی مسلمان کے کام آتا ہے اللہ تعالیٰ
اس کے کام آتا ہے"۔

Marfat.com

۳۔ مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں۔ بیمار ہو
تو عیادت کرے۔ مرجائے تو جنازہ پڑھے۔ جو
چیز اپنے لئے پسند نہ کرے کسی دوسرے بھائی
کے لئے بھی پسند نہ کرے۔ ادنے ادنے باتوں
پر جھگڑا نہ کرے۔ بلکہ درگذر سے کام لے
کوئی بات دوسروں کے ساتھ ایسی نہ کرے جو
ویسے ہی حالات میں اپنے لئے پسند نہ کرے
یا دوسروں کے ساتھ وہ سلوک نہ کرے۔ جو
ویسے ہی حالات میں اپنے لئے پسند نہ کرے
جو شخص کسی دوسرے مسلمان بھائی کو ستاتا
ہے اس پر دوزخ میں خارش مسلط کی جائے گی۔
۴۔ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری
کرے۔ اللہ تعالےٰ اس کی حاجت پوری کردیتا
ہے۔ جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرے۔
اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی مشکلات کو
دور کرے گا۔ جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ
ڈالے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اُس کے عیب

Marfat.com

کی پردہ پوشی کرے گا۔ تین دن سے زائد تک کسی مومن سے جدا رہنا گناہ ہے۔ اگر تین دن گزرنے پر اس کی ملاقات ہو۔ تو اسے السلام علیکم کہو۔ اگر اس نے وعلیکم السلام کہہ دیا۔ تو ثواب میں دونو شریک ہوئے۔ اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا۔ تو وہ گنہگار سمجھا جائے گا اور سلام کرنے والا جدائی کے الزام سے بری ہوگا۔

۵۔ کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ نہ لگاؤ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر ضرور لازم آتا ہے۔ اسی طرح بدزبانی فحش کلامی اور طعنہ دینا مومن کا کام نہیں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے دیوار کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ پیارے وہ ہیں جو لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور لوگ ان سے

Marfat.com

محبّت کرتے ہیں - اور زیادہ غضب الٰہی کے شکار وہ ہیں - جو چغلی کھاتے اور بھائیوں میں پھوٹ ڈلواتے ہیں ۞

سوالات

۱۔ مسلمانوں سے عموماً کیسا سلوک کرنا چاہیئے ؟

۲۔ ایک مومن کے دوسرے مومن پر کیا کیا حقوق ہیں ؟

۳۔ مسلمانوں کے حقوق کا پورا کرنا کیوں ضروری ہے ؟

۴۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک سب سے پیارے لوگ کون ہیں؟

۵۔ کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانا کیسا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۲

عام لوگوں کے حقوق

علماء - عالم کی جمع - علم جاننے والا - صلحاء - صالح کی جمع - پرہیزگار - بزرگ

ناصح - نصیحت کرنے والا طامع - طمع کرنے والا - لالچی

کاہن - جادوگر منجم - علم نجوم کے جاننے والا -

معاشرت - مل جل کر زندگی گزارنا انتقام - بدلہ -

فریفتہ - قربان ہونا - مبالغہ - زیادتی

۱- انسان اپنی زندگی کی مختلف ضروریات کے پورا کرنے میں ایک دوسرے کا محتاج ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے حیوانات اپنی مختصر ضروریات کو بغیر دوسرے کی مدد کے خود بخود پورا کر لیتے ہیں۔ کوئی کتا دوسرے کتے کو اپنی گلی میں پھٹکنے نہیں دیتا اور کوئی بیل کسی دوسرے بیل کو اپنے ساتھ چرنے نہیں دیتا۔ مگر انسان عموماً باقی

Marfat.com

بندوں کے ساتھ مل جل کر گزارہ کرتا ہے اس لئے جو انسان دوسرے لوگوں کے ساتھ میل ملاپ نہ رکھ سکے۔ وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے۔ اور کتے دبیل سے بھی گیا گزرا ہے :

۲- لوگ عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں اوّل جو بالطبع نیک ہوں۔ ان کی تعظیم کرنا اور ان کی صحبت سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے دوسرے جو بالطبع نیک ہیں نہ بد۔ ان پر بھی مہربانی کرنا اور حسنِ سلوک سے برتاؤ کرنا لازمی ہے تیسرے جو بالطبع شریر ہیں۔ ان کی تحقیر دانستہ کرنا۔ ان کی صحبت سے بچنا اور وعدہ و وعید اور وعظ و نصیحت سے ان کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

۳- علاوہ اس کے عام لوگوں سے معاشرت کے طریق مختلف ہیں۔ اگر ناصح ہوں تو ان سے میل ملاپ رکھو۔ اور ان سے بشاشت بشاشت سے ملو۔ مگر ان کے ظاہری حال کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو جاؤ

Marfat.com

اور ہر ایک کی بات قبول کرنے میں جلدی
نہ کرو۔ بلکہ اس کے اغراض و مقاصد سے
واقف ہوکر جو کچھ بہتر ہو۔ وہی کرو۔ اگر
صلحاء ہوں اور لوگوں کی اصلاح میں مشغول
ہوں۔ تو ان کی تعظیم و تکریم کرو۔ اور ان کی
صحبت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اگر علماء و فضلاء ہوں
تو ان کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور ان
سے فائدہ لینا غنیمت سمجھو۔ اگر شاگرد ہوں
تو انھیں اولاد کی طرح عزیز رکھو اور جس علم
میں ان کی لیاقت زیادہ ہو۔ اس میں زیادہ
مصروف رکھو اور بقدر طاقت ان کی امداد کرو
اگر کند ذہن ہو تو جس علم کو بآسانی سمجھ سکے
اسی کی ترغیب دو۔ اور عمر ضائع کرنے سے روکو
۴۔ اگر سائل ہو اور مستحق ہو۔ تو اس کی حاجت
روائی کرو۔ محتاج اور طامع کو تمیز کرو محتاج
کی حاجت کو مقدم رکھو۔ اور طامع کو اس کی
طمع سے باز رکھو۔ اگر سوال میں زیادہ مبالغہ

Marfat.com

کریں تو ان کو جھڑکو ضعیفوں اور مظلوموں کی مدد کرو۔ اور ان تمام امور میں خدا تعالےٰ سے تشبّہ اختیار کرو۔ اور دل میں اسی بے نیاز کی نیت رکھو۔ کیونکہ وہی سب کاموں کو پورا کرنے والا اور مہربان ہے۔

۵۔ اور جو لوگ متکبّر ہوں ان سے تکبّر کرو۔ کیونکہ ایسے لوگوں سے تواضع سے پیش آنا ان کی گمراہی کو زیادہ کرتا ہے۔ جو بیوقوف ہوں اُن سے بردباری سے ملو۔ ان کی بیوقوفی کا اعتبار نہ کرو۔ نہ ان سے انتقام لینے کا خیال دل میں لاؤ۔ بلکہ نرمی اور آہستگی کے ساتھ ان سے خلاصی کے طالب رہو۔ کاہنوں۔ منجّموں اور رملیوں سے حتیٰ الوسع نہ ملو۔

۶۔ جو شخص عقلمند نہ ہو۔ خود غرض ہو۔ دین دار نہ ہو۔ دنیا کا حریص ہو اور جھوٹ بولتا ہو اس کو دوست نہ بناؤ۔ کیونکہ اس کی صحبت سے تمھاری عادات بھی خراب ہو جائیں گی اور

Marfat.com

جن میں یہ پانچ باتیں نہ ہوں تو ان کی دوستی کو غنیمت سمجھو۔ ان کی مدد کرو۔ ان کے بھید کو چھپاؤ۔ اور ان کے عیب ظاہر نہ کرو۔

۷۔ دوستوں سے اس طرح ملو کہ حاکم تک نوبت نہ پہنچے۔ دشمن سے اس طرح سلوک کرو۔ کہ اگر حاکم تک نوبت پہنچے تو کامیاب تم رہو بلا وجہ کسی کے جان ومال کو تکلیف نہ دو کسی کے ساتھ بدزبانی نہ کرو۔ مصیبت زدہ۔ فاقہ زدہ اور بیمار کی مدد کرو۔ کسی پر ظلم اور زیادتی نہ کرو۔ اور کسی میں کوئی بات خلافِ شرع دیکھو تو نرمی سے اسے منع کرو۔

سوالات

۱۔ انسان اور حیوان میں کیا فرق ہے ؟

۲۔ لوگ کتنی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کا کیا طریق ہے ؟

۳۔ ناصح علمار، صلحار، اور شاگردوں کے ساتھ معاشرت کا طریقہ کیا ہے۔

۴۔ سائلوں۔ متکبروں اور بیوقوفوں سے کیسے ملنا چاہیئے ؟

۵۔ دوست کے انتخاب میں کن امور کا لحاظ کرنا چاہیئے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۳

دوستوں کے حقوق

تہذیب - آراستہ کرنا - سنوارنا
کدورت - رنج - دشمنی
محسن - احسان کرنے والا
غنیمت - مفت کا مال
منقطع - قطع ہونے والا
بشاشت - خندہ روئی - خوش ہو کر بات کرنا
دور اندیش - عقلمند
متعدد - کئی
دلدادہ - فریفتہ - شیدا
عاری - خالی - ننگا -

۱ - انسان کو اپنی زندگی کے خوشگوار بنانے کے لئے کسی خالص دوست کا مہیا کرنا ضروری ہے جس شخص کے دوست زیادہ ہوں گے - اس کے لئے کمال کو پہنچنا آسان ہوگا - خوشحالی کے زمانے میں دوستوں کے ملاپ سے خوشی اور محبت منظور ہوتی ہے - اور تکلیف کے زمانے میں ان سے خدمت اور امدادلینی مقصود ہوتی ہے اگر

Marfat.com

کسی کو دنیا کی ساری نعمتیں بھی حاصل ہوں مگر کوئی خالص دوست نہ ہو۔ تو اس کی زندگی وبال ہے مصیبت کے وقت نہ دولت کام آتی ہے نہ خزانے بلکہ جب تک دوست نہ ہو۔ ساری دُنیا بیکار ہے جس شخص کے پاس سچا دوست موجود ہو۔ اس سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی خوش نصیب نہیں۔

۳۔ سچے دوست کا ملنا مشکل ہے۔ جس شخص کو دوست بنانا ہو۔ تو پہلے اس کے حالات دریافت کرو۔ جو شخص علم ادب۔ تہذیب اور شرافت میں درست ہو۔ وہ دوستی کے لائق ہے۔ اور جو ادب و تہذیب سے عاری ہو وہ دوستی کے لائق نہیں۔ بلکہ اس کی صحبت سے بچنا ہی بہتر ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنے والدین کا نافرمان ہو۔ اس کی دوستی بھی قابلِ اعتماد نہیں جو اپنے محسنوں کا شکر گزار نہیں اس سے بڑھ کر کوئی بدبخت نہیں۔ جو مال کا حریص ہو گا وہ انصاف

Marfat.com

سے بیگانہ ہوگا۔ جو عیش و عشرت کا دلدادہ ہے وہ وقت پر دوستوں سے نہ مل سکے گا۔

۳۔ اگر کوئی شخص ان سب اوصاف میں پورا ہو۔ تو اس کی دوستی کو غنیمت سمجھو۔ اور اس پر فخر کرو۔ حدیث شریف میں آیا ہے "لَا فَخْرَ اِلَّا بِالصَّدِیْقِ الْکَامِلِ" یعنی سچے دوست کے سوا اور کوئی فخر نہیں۔ اگرچہ ایسا دوست ملنا مشکل ہے۔ اور اگر مل جائے۔ تو بس ایک ہی پر اکتفا کرو۔ کیونکہ متعدد اشخاص کے حقوق کی رعائت محال ہے۔ جب حقیقی دوست مل جائے تو اس کے حقوق کا پاس کرو۔ اس کی ملاقات سے بشاشت کا اظہار کرو۔ صرف خلوص دل اور محبتِ باطن پر اکتفا نہ کرو بلکہ ملنے جلنے اور لین دین میں بھی محبت کا اظہار کرو۔ زمانے کی درشتی اور نرمی میں اس کا ساتھ دو اس کے حالات میں دلچسپی اور خیرخواہی ظاہر کرو۔

Marfat.com

۴- جب کوئی نیا کام کرنے لگو۔ تو اپنے عقلمند اور دور اندیش دوست سے مشورہ لے لو۔ دوست سے حتیٰ الامکان قرض نہ لو۔ اس سے بعض اوقات محبت منقطع ہو جاتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے چشم پوشی کرو۔ ورنہ بیگانگت ہو جائے گی۔ اور دوست کا دل ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ حقیقی دوستوں کو اپنی نعمتوں میں شریک کرو۔ ان پر احسان نہ جتلاؤ۔ مصائب میں ان کی غم خواری کرو۔ پریشانی میں ان کی دلجوئی کرو۔ اگر کبھی کوئی کدورت ہو جائے۔ تو بلا تکلف اس کی صفائی کرو۔ دوست کو اس کے عیب سے علیحدگی میں اس طرح مطلع کرو کہ اُسے بُرا معلوم نہ ہو۔

۵- غیبت اور چغلیوں سے پرہیز کرو اس سے دلوں کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ داناؤں نے چغلخور کو ایسے شخص سے تشبیہ دی ہے جو ناخن سے ایک مضبوط دیوار کو چھیلتا ہے کہ

Marfat.com

انگلی کے لئے جگہ نکالے۔ جب سوراخ ہو جائے تو بسولے وغیرہ سے اس کے رخنے کو بڑا کرے اور آخر کار اس دیوار کو گرا دے۔ پس دوستی اور محبت کے متعلق کامل احتیاط رکھو۔ کیونکہ تمام لوگوں کا انتظام اسی پر موقوف ہے۔

سوالات

۱۔ خالص دوست کا مہیا کرنا کیوں ضروری ہے؟

۲۔ دوست کے انتخاب میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

۳۔ دوست کا حق ادا کرنا کیوں ضروری ہے؟

۴۔ دوست کے حقوق کون کون سے ہیں؟

۵۔ دوستی میں کن باتوں کی احتیاط لازمی ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۴

دشمنوں کے حقوق

تحمّل ۔ بردباری ۔ برداشت　　تواضع ۔ عاجزی ۔ انکساری

۔ بے وفائی　　خیانت ۔ امانت میں چوری کرنا

خصائل ۔ خصلت کی جمع ۔ عادتیں　　فضائل ۔ فضیلت کی جمع نیک عادتیں

حسد ۔ دوسرے کی نعمت کو دیکھکر جلنا　　بغض ۔ عداوت ۔ دشمنی

مروّت ۔ جوانمردی　　ریاکاری ۔ دکھلاوا ۔

۱۔ دشمن دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ قریب اور بعید پھر ہر ایک ان میں سے دو قسم کا ہوتا ہے ظاہری اور باطنی ۔ قریبی دشمن زیادہ خطرناک ہوتا ہے اس سے زیادہ پرہیز کرو ۔ اور کسی حال میں بھی اس سے غافل نہ رہو ۔ اسی طرح باطنی دشمن بہ نسبت ظاہری کے زیادہ خطرناک ہے ۔ کیونکہ اس کا حملہ ہمیشہ لاعلمی کی حالت

Marfat.com

ہیں ہوتا ہے۔ جس کا مقابلہ کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ الغرض بعید کے دشمن کی نسبت قریب کے دشمن سے اور ظاہری دشمن کی نسبت باطنی دشمن سے زیادہ احتیاط رکھو۔

۲۔ دشمن کے حالات دریافت کرتے رہو۔ اس کی عادات اور حرکات سے اطلاع حاصل کرتے رہو اور ان کو مخفی رکھو۔ اور بوقت ضرورت ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ شہر کے بڑے بڑے آدمیوں سے اس کی شکایات کرتے رہو تاکہ بوقت ضرورت ان سے مدد لے سکو۔ اگر حقیقتِ حال سے انھیں آگاہی ہوگی۔ تو دشمن کی غیبت کا ان پر اثر نہ ہوگا۔ حسد کے دور کرنے میں کوشش کرنا بے سود ہے۔ اور حاسد کی پردہ دری بھی روا ہے۔ تاکہ لوگ اس کی طبیعت سے مطلع ہوجائیں۔ افلاطون نے کہا ہے۔ کہ دشمن کے دفعیہ کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ انسان وہی خصائل وفضائل اپنے میں پیدا

Marfat.com

کرے - جو دشمن ہیں ہیں - جب خود درجہ کمال پر ہوگا - تو دشمنوں کا مقابلہ خوب کر سکے گا اور انھیں وقت پر ذلیل بھی کر سکے گا۔

۳- دشمن کے ضرر کو دفع کرنے کے تین طریق ہیں اوّل یہ کہ ان کا قلع قمع کردو - دوسرے خود سفر اختیار کرو - تیسرے ان سے ایسا سلوک کرو کہ وہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں - مگر باوجود ان سب باتوں کے عذر و خیانت ہرگز نہ کرو یہ شرعاً اور عقلاً ممنوع ہیں - جب دشمن پناہ مانگے - تو کرم و مروّت سے کام لو - اور اس سے حسنِ سلوک کرو ؛

۴- دشمنوں سے سلوک کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ان کے دلوں کے بغض کو حتی الوسع نرمی و غمخواری سے دُور کرو - اگر ان کے علاج میں ناامیدی ہو - تو پھر ریاکاری سے اپنا گذران کیے جاؤ - اور دشمنی کا اظہار نہ کرو دشمن کی کمینگی کو خیال میں نہ لاؤ - بلکہ تحمل

Marfat.com

اور تواضع کو اپنا شعار بناؤ۔ لڑائی جھگڑے سے بچتے رہو۔ کہ دولت کی خرابی اور نعمتوں کے زوال کا باعث ہے۔ اور ہر وقت کی پریشانی اور مال و جان کا خطرہ ہے۔

۵۔ دشمن کی غیبت اور اس کو لعن طعن کرنا۔ عقلمندی نہیں۔ بلکہ کمینوں کا کام ہے۔ اور گالی دینے سے خود گنہگار ہوگا۔ اور دشمن کو اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ دشمن کی مصیبت پر خوش ہونا بھی مناسب نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ وہ خود بھی اس میں گرفتار ہو جائے۔ اور دشمن کو خوشی کا موقعہ ملے ؛

سوالات

۱۔ دشمن کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟ اور کونسا دشمن زیادہ خطرناک ہوتا ہے؟

۲۔ دشمن کے دفعیہ کے لئے افلاطون کونسا طریق تبلایا ہے؟

۳۔ دشمن کے ضرر کو دفع کرنے کے لئے تین طریق کون سے ہیں؟

۴۔ دشمن سے سلوک کرنے کا بہترین طریق کیا ہے؟

۵۔ دشمن کی مصیبت پر خوش ہونا کیسا ہے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۵

افسروں کے حقوق

تقرب ۔ نزدیک ہونا۔ قرابت ۔ نزدیک ہونا۔

فرائض منصبی ۔ عہدیداری کی ذمہ داریاں۔ پیش قدمی ۔ آگے ہونا ۔ پہل کرنا

سیلاب ۔ پانی کی کثرت ۔ بریتا ۔ بری ہونا ۔ چھوٹ جانا۔

نااہل ۔ نالائق مدح وثنا ۔ تعریف

فروگذاشت کرنا ۔ چھوڑ دینا ۔ بدل دینا رنجیدہ خاطر ہونا ۔ غصہ ہونا۔

۱۔ حکام اور افسروں کی اطاعت کرنا بھی انسان کا فرض ہے ۔ جو اس کے مال و جان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں ۔ لہذا ان سے بدل و جان محبت کرو ۔ زبان سے ان کی مدح و ثنا کرو ۔ دل سے خیر خواہی کا اظہار کرو ۔ جو حکم دیں ان کی تعمیل کرو ۔ قانون کی پابندی کے لئے تیار رہو ۔ ضرورت کے وقت ان کی ہمدردی

Marfat.com

کا ثبوت دو - اور ان کی تعظیم میں ظاہراً و باطناً کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرو -

۲- حکام کے میل جول اور تقرب کو داناؤں نے آگ سے تشبیہ دی ہے - کہ ان سے خواہ کتنا ہی رسوخ پیدا کیا جائے - مگر پھر بھی احتیاط کرنا شرط ہے لہذا اپنے فرائض منصبی کو پوری طرح بجا لاؤ - دوسرے کاموں میں دخل نہ دو جب بلائیں تو اسی وقت حاضر ہو جاؤ زیادہ حاضر باشی سے بھی پرہیز کرو - اگر کوئی نصیحت کی بات ہو تو نہایت نرمی اور ادب سے عرض کرو -

۳- حکام بمنزلہ پانی کے اس سیلاب کے ہیں جو پہاڑ کی چوٹی سے آتا ہے - اسے دفعتاً دوسری طرف پھیرنا ہلاکت میں پڑنا ہے - اگر اوّل مرتبہ چھوڑ دے - اور آہستہ آہستہ پھر ایک جانب کو مٹی اور پتھر سے پُر کرتا جائے تو اس سیلاب کا روکنا آسان ہے - لہذا اگر وہ تمہیں

Marfat.com

بھائی سمجھیں۔ تو تم انھیں آقا اور مالک سمجھو جس قدر ان سے زیادہ قرابت ہو۔ اسی قدر ان کی زیادہ تعظیم کرو۔ اپنی اگلی خدمات کے حقوق کا اظہار نہ کرو۔ بلکہ پچھلی خدمات سے اگلے حقوق کو تازہ کرو دیانتداری کو مدِ نظر رکھو۔ سخت کلامی کی برداشت کرو۔

۴۔ حکام کے راز حتی الوسع ظاہر نہ کرو۔ اگر وہ غلطی پر ہوں تو اپنے آپ کو قصور دار ٹھہراؤ۔ اور موقع پاکر عمدہ تدبیروں سے اپنی بریت ثابت کرو۔ ان کے اشارے پر چلو۔ جو چیز ان کے ساتھ مخصوص ہو اس میں مشابہت پیدا نہ کرو یہ بے ادبی اور تہذیب کے خلاف ہے کسی بات میں بے پرواہی ظاہر نہ کرو۔ ان کے سامنے مشورہ نہ کرو شائد اُن کے دل میں بُرے خیالات پیدا ہوں اور اس کا انجام اچھا نہ ہو۔ جب کسی دوسرے سے سوال کریں۔ تو خود جواب دینے میں پیش قدمی

Marfat.com

نہ کرو۔

۵۔ اگر کوئی نا اہل مرتبے میں بڑھ جائے۔ تو اس بات سے رنجیدہ خاطر نہ ہو کیونکہ ہر شخص کو خواہ وہ کتنا ہی عالی مرتبت ہو۔ کسی نہ کسی سے مناسبت ضرور ہوتی ہے اور وہی مناسبت باعث محبت ہوتی ہے۔ اور اس کا حاصل کرنا قدرت سے باہر ہے لہذا اپنے آپ کو کسی بات سے مکدّر نہ کرو۔ بلکہ اپنی خواہش نفسانی سے دور رہ کر ان کی مرضی کے تابع رہو۔ حاسدوں کے مکر سے چہرہ پر تغیّر نہ لاؤ۔ ان پر اپنے کینے اور عداوت کا اظہار نہ کرو ورنہ ان کا مکر اور حسد زیادہ ہو جائے گا۔ جو کچھ پوچھیں بردباری سے اس کا جواب دو۔ کیونکہ بردبار آدمی ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

Marfat.com

سوالات

۱- حکام کی اطاعت کرنا کیوں ضروری ہے ؟

۲- حکام کی اطاعت کیسے ہوسکتی ہے ؟

۳- حکام کے میل جول کو آگ اور پانی کے سیلاب سے کیوں تشبیہ دی جاتی ہے ؟

۴- حکام کے روبرو کن امور میں احتیاط کرنا ضروری ہے ؟

۵- حاسدوں کے ساتھ سلوک کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۶

ماتحتوں کے حقوق

امانت۔ کسی کی چیز حفاظت میں رکھنا　　حراست۔ نگہبانی۔ محافظت

دیانتدار۔ ایماندار۔　　کفایت شعار۔ سوچ سمجھ کر خرچ کرنے والا

مقدم۔ پہلے۔　　ملول۔ رنجیدہ

کماحقہٗ۔ جیسا کہ چاہئے　　دوام۔ ہمیشہ

خوف و رجا۔ خوف و امید　　معزول کرنا۔ برطرف کر دینا۔

۱۔ نوکر اور ماتحت بمنزلہ ہاتھ پاؤں کے ہوتے ہیں اگر وہ نہ ہوں۔ تو ان کا کام ہاتھ پاؤں سے کرنا پڑے۔ اور آرام جاتا رہے۔ اس لئے انہیں خدا تعالےٰ کی امانت سمجھ کر ان کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ ان کی کھانے پینے اور پہننے وغیرہ ضروریات کو کماحقہٗ پورا کرنا چاہئے ان کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھو

Marfat.com

تاکہ خوشی سے کام کریں۔

۲۔ نوکروں کو کبھی ایذا نہ پہنچاؤ۔ انہیں ملول نہ کرو۔ ان پر زیادہ سختی نہ کرو۔ ان کے بچوں کو نہ ستاؤ کیونکہ وہ بیچارے مارے لحاظ کے کچھ نہ کہیں گے مگر دل میں بہت کڑھیں گے۔ غربا کی آہ سے بچو۔ مظلوم اور غریب کی آہ اور بد دعا سے پرہیز کرو۔ جو ظالم کو آناً فاناً میں برباد کردیتی ہے۔

۳۔ جس شخص کو نوکر رکھنا ہو۔ اس کا حال تجربے اور عقل سے معلوم کرو۔ نا مناسب اعضاء والے کو نوکر نہ رکھو۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ "اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ" یعنی اپنی حاجتیں خوبصورت چہرہ والوں سے طلب کرو کانے اور بھینگے سے قطعی پرہیز کرو چالاک نوکر سے بچو۔ خادم کی حیا کثیر اور عقل قلیل بہتر ہے۔ جس کام کے کوئی لائق ہو وہی کام اس کے سپرد کرو۔ انہیں دوام خدمت کا اعتبار دلاؤ

Marfat.com

تاکہ وہ وفاداری میں ثابت قدم رہیں۔

۴۔ غلام خادم آزاد سے بہتر ہے جو عقل و دانش میں برتر ہے۔ اسے خاص خدمت میں رکھو۔ جو کفایت شعار اور دیانتدار ہو۔ اسے تجارت اور سودا سلف میں لگاؤ۔ جو مضبوط ہو۔ اسے عمارت اور دشوار کاموں میں مقرر کرو اور جو بلند آواز اور بیدار تر ہو اسے حراست میں لگاؤ

۵۔ نوکروں کے ساتھ ہمیشہ پدرانہ سلوک رکھو احسان و اکرام سے انھیں اپنا مطیع بناؤ۔ تاکہ ان کے دلوں میں خیرخواہی پیدا ہو۔ اگر نصیحت کی ضرورت ہو تو علیحدہ ہوکر ایسے طریق اور ایسے طرز سے نصیحت کرو کہ انھیں ہضم ہوجائے۔ اور اپنے دل میں برا نہ منائیں۔ بلکہ اپنی خیرخواہی سمجھیں۔

۶۔ اگر کسی خادم سے کوئی قصور ہو جائے تو فوراً اسے معزول نہ کرو۔ شاید اس سے اچھا بدل نہ مل سکے۔ بلکہ اُسے مناسب طور پہ خوف و رجاء میں رکھو۔ اگر توبہ کے بعد بھی گناہ کرے

Marfat.com

تو مناسب سزا دو۔ اگر قابلِ اصلاح نہ ہو۔ تو دُور کرو۔ تاکہ اور غلام نہ بگڑیں۔

سوالات

۱۔ ماتحتوں اور نوکروں کے حقوق کا ادا کرنا کیوں ضروری ہے؟

۲۔ نوکروں کے حقوق کیا کیا ہیں؟

۳۔ نوکروں کے انتخاب میں کن کن امور کا لحاظ رکھنا چاہیئے؟

۴۔ نوکروں کے فرائض مقرر کرتے وقت کون سی باتیں مدِ نظر رکھنی ضروری ہیں؟

۵۔ نوکروں کی اصلاح کیوں کر کی جائے؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۷

شوہر کے حقوق

شوہر ۔ خاوند	میسّر ۔ حاصل
اطاعت ۔ فرمانبرداری	سجدہ ۔ خدا کے آگے سر جھکانا ۔
لہٰذا ۔ اس لئے	لازم ۔ ضروری
آقا ۔ مالک	خیریت ۔ تندرستی
پس انداز ۔ بچایا ہوا	فرمائش ۔ حکم

۱ ۔ شوہر عورت کا سرتاج ہے ۔ اور شوہر کی اطاعت اس کے تاج کے نگینے ہیں ۔ جس عورت کا شوہر نہیں اس کے سر کا تاج نہیں اور جو شوہر کی اطاعت نہ کرے ۔ اس کے تاج کے نگینے نہیں جس کی وجہ سے اس کا تاج خوبصورت اور باعزت نہیں ۔ شوہر کی اطاعت سے عورت کی عزت بڑھتی ہے ۔ اور اس کو

Marfat.com

بیوی کا فرمانبردار بنا دیتی ہے۔ کوئی بیوی اپنے خاوند کی طبیعت پر قابو نہیں پا سکتی۔ جب تک کہ تابعدار بن کر نہ رہے اور تابعداری بھی ایسی نہیں۔ جیسی آقا سے نوکر کو ہوتی ہے بلکہ ایسی جیسی خدا کی اطاعت بندوں پر لازم ہے

۲۔ اللہ تعالےٰ نے شوہر کا بڑا درجہ بنایا ہے اس کا راضی اور خوش رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا ناراض کرنا بڑا گناہ ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر میں خدا تعالےٰ کے سوا کسی اور کو سجدے کا حکم دیتا۔ تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جو عورت پانچ وقت نماز پڑھتی ہے۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھتی ہے۔ اپنی آبرو کو بچاتی ہے اور شوہر کی تابعداری کرتی ہے۔ اسے اختیار ہے۔ کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں چلی جائے ؛

Marfat.com

۳۔ میاں بیوی کا ساری عمر کا ساتھ ہے۔ اگر دونو کا دل ملا رہا۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اگر خدا نخواستہ دلوں میں کوئی فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو۔ اس کے اشارے پر چلو۔ اگر وہ حکم دے تو ساری رات ہاتھ باندھ کر کھڑی رہو۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرے۔ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا۔ کہ سب سے اچھی عورت کون ہے آپ نے فرمایا۔ کہ وہ عورت کہ جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے۔ تو خوش کر دے اور جب وہ کہے تو کہا مانے۔ اور اپنی جان و مال میں سے کچھ اس کے خلاف نہ کرے بغیر اس کی اجازت کے کسی رشتہ دار یا غیر کے گھر نہ جائے۔ اور مرد کے سامنے

Marfat.com

بنائے سنگار سے رہے۔

۴۔ لہذا بیوی کو چاہئے کہ ہروقت شوہر کے مزاج کا خیال رکھے۔ ہر معاملے میں اس کا ادب کرے اس کے رشتہ داروں سے ٹھیک سلوک کرے اس کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ کرے۔ جو کچھ میسّر ہو صبر و شکر سے گذارہ کرے ضرورت کے موقع کے لئے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتی رہے۔ کسی بات پر ضد اور ہٹ نہ کرے اس کو کسی بات میں رنج نہ پہنچائے۔ اگر وہ کوئی چیز گھر میں لائے۔ تو بخوشی اس کو قبول کرے۔ کسی حالت میں بھی اس کی نا شکری نہ کرے۔ اس پر کوئی دباؤ نہ ڈالے سسرال کی باتوں کی میکے میں آکر چغلی نہ کرے اسے کسی بات میں طعنہ نہ دے۔ اس کے حکم کے بغیر کسی کو کچھ نہ دے۔ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے۔ اس کا بھید دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرے۔ اس کے جان و مال کی

Marfat.com

حفاظت کرے۔ جو بات اسے ناپسند ہو۔ وہ نہ کرے۔ کسی بات میں اسے شرمندہ نہ کرے اس کی خوشی میں خوشی اور رنج میں رنج کرے

۵۔ علاوہ اس کے جب شوہر گھر میں آئے۔ تو اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس کی خیریت دریافت کرے۔ ہر وقت اُس کے حکم کا انتظار کرے اس کی تندرستی کا خیال رکھے۔ اس سے زیادہ فرمائش نہ کرے۔ اور نہ ہی اس کی مرضی کے بغیر کوئی کام کرے۔ اور ہر حالت میں اس کی تابعداری کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ تین قسم کے انسان ایسے ہیں۔ جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی نیکی منظور ہوتی ہے۔ اوّل وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے۔ دوسرے وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو تیسرے وہ جو نشے میں مست ہو ؎

Marfat.com

سوالات

۱- شوہر کی اطاعت کیوں ضروری ہے ؟

۲- عورت کی نجات کیوں کر ہو سکتی ہے ؟

۳- بہترین عورت کون ہے ؟

۴- عورت کو شوہر کے حق میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ؟

۵- جب عورت کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ اس کے متعلق آنحضرت ؐ نے کیا فرمایا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۸

بیوی کے حقوق

شرافت - بزرگی　　سیاست - حکومت کرنا - حکومت کے قوانین

معیار - کسوٹی - اندازہ　　مستقبل - آگے - اگلا زمانہ -

افراد - فرد کی جمع - اکیلے اکیلے آدمی　　آسائش - آرام

نصب العین - مدنظر - روبرو　　نامحرم جس کے ساتھ نکاح جائز نہ ہو -

حیض - وہ خون جو ہر ماہ جوان عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے -　　نفاس - وہ خون جو زچہ عورت کے رحم سے آتا ہے -

۱- گھر ایک چھوٹی سی سلطنت ہے - جس کا بادشاہ خاوند اور وزیر بیوی ہے - اگر بادشاہ اور وزیر دونو ہم خیال ہوں گے - تو سلطنت کا کام خاطر خواہ چلے گا - ورنہ موجبِ فساد ہوگا - میاں بیوی کے تعلقات کی بنیاد محبت پر ہو نہ کہ سیاست پر - وہاں قانونِ شرافت رائج ہے نا کہ عدالت

Marfat.com

لہذا بیوی کی آسائش کا ہر وقت خیال رکھو۔ اس کی حاجات پوری کرو۔ زیور وغیرہ سے اس کی خاطر کرو۔ تاکہ محبت میں اضافہ ہو۔ فرطِ محبت سے پرہیز کرو۔ اگر بے اختیار ہو تو پوشیدہ رکھو۔ اس کی غلطیوں سے در گذر کرو اس سے محبت اور پیار کی باتیں کرو۔

۲۔ اس کے رشتہ داروں سے احسان کرو۔ اس کے والدین کے قصور پر اسے ملامت نہ کرو۔ سفر سے واپس آؤ۔ تو اس کے لئے کوئی تحفہ لاؤ۔ اسے علم دین سکھاؤ۔ خوش خلقی سے پیش آؤ بدگمانی سے پرہیز کرو۔ نماز۔ روزہ۔ حیض و نفاس وغیرہ کے مسائل سے آگاہ کرو۔ خدا کی عبادت اور نیک خصائل کی نصیحت کرو۔ عدل و انصاف کا خیال رکھو۔ فحش کلامی سے بچتے رہو۔ اس کے پردے کا خیال رکھو سونے کے لئے کمرہ علیحدہ مقرر کرو۔ اسے الگ جیب خرچ دو۔ تاکہ دوسری عورتوں میں اس کی

Marfat.com

عزت بنی رہے۔ بچوں کے سامنے ذلیل نہ کرو
تاکہ ان پر اس کا رعب باقی رہے۔

۳۔ عورت کی نظر میں اپنے آپ کو ہیبت ناک رکھو
ہمیشہ اسے کام میں لگائے رکھو۔ تاکہ مفاسد کا
موقعہ نہ ملے۔ غیر مردوں کی نظر اور حکایات سے
روکو۔ اسرار سے مطلع نہ کرو۔ بری عورتوں کی
صحبت سے بچاؤ۔ قصے کہانیاں پڑھنے سے منع
کرو۔ کسی نامحرم کے سامنے نہ آنے دو۔ حلال
کی کمائی سے اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو
بہت سر چڑھا کر بے ادب اور بدخلق نہ بناؤ
ناموافقت ہو جائے۔ تو خوشی سے چھوڑ دو۔

۴۔ ہمیشہ آپس میں خوش و خرم رہو۔ غلطی ہو
جانے پر ایک دوسرے کو ہم حیثیت سمجھو۔
دونو ایک ہی وقت ناراض نہ ہو جاؤ۔ اپنے
مستقبل کو ہمیشہ بہتر بنانے کی کوشش کرو۔
اپنا نصب العین ہمیشہ بلند رکھو۔ اور گزری ہوئی
ناکامیوں کو مت یاد کرو۔ ایک دوسرے کی سیرت

Marfat.com

سے پیار کرو ۔ نہ کہ صورت سے ۔ صورت محض
چند روز کی مہمان ہے ۔ مگر سیرت ہمیشہ رہنے
والی ہے اپنے تعلقات کی بنیاد ہمیشہ تکلّف
پر مت رکھو ۔ کیونکہ کھنچی ہوئی رسّی ہمیشہ ٹوٹ
جایا کرتی ہے ۔ عوام کے سامنے نہ ایک دوسرے
پر ناراض ہو ۔ نہ علانیہ پیار کرو ۔ پہلی صورت میں
تعلقات کے کشیدہ ہونے کا اور دوسری صورت
میں بے حیائی کا احتمال ہے ۔ جو کام گھر کے متعلق
ہو اس میں مشورہ کرلو ۔ مگر بیوی صرف مشورہ
دے ۔ اعتراض اور نکتہ چینی نہ کرے ۔ اور خاوند
اسے حقیر نہ سمجھے ۔ اخراجات کے لئے بیوی خزانچی
ہو ۔ مگر خرچ دونو کے مشورے سے ہو ۔ بیوی
خیانت نہ کرے ۔ اور مرد مشکوک نگاہ سے
نہ دیکھے ۔

۵ ۔ جب ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو سب کو
کھانے پینے اور رات رہنے کے لئے برابر رکھو
لیکن اگر کوئی عورت راضی ہوکر اپنا حصہ سوکن

Marfat.com

کو دے دے تو جائز ہے۔ سفر میں مرد کو اختیار
نہیں کہ جسے چاہے ہمراہ لے جائے۔ مگر بہتر یہ
ہے کہ قرعہ ڈالے۔ جس کے نام پر قرعہ پڑے
اسے ساتھ لے یا سب کی رضامندی سے کسی
کو ساتھ لے جائے۔

۷۔ فساد سے حتی الامکان بچتے رہو۔ اس سے
برکت اُٹھ جاتی ہے۔ محتاجی آجاتی ہے
گھر والے بھوکے مرنے لگ جاتے ہیں کھانے
پینے کو ترستے ہیں۔ دلوں میں کدورتیں بھر جاتی
ہیں۔ ہر وقت بے چینی رہتی ہے۔ اور زندگی
بے مزہ ہو جاتی ہے۔ دشمنوں کو لگائی بجھائی
کرنے کا الگ موقع ملتا ہے۔ جس سے
فساد اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ گھر تباہ ہو جاتا
ہے۔ اور دشمنوں کا مطلب بن جاتا ہے۔

Marfat.com

سوالات

۱۔ گھر کا انتظام کیسے درست رہ سکتا ہے ؟

۲۔ میاں بیوی کے تعلقات کی بنیاد کس چیز پر ہونی چاہیے؟

۳۔ مرد پر عورت کے حقوق کون کون سے ہیں ؟

۴۔ ایک سے زیادہ عورتوں کا انتظام کیوں کر کیا جا سکتا ہے ؟

۵۔ گھر میں فساد رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے ؟

Marfat.com

سبق نمبر ۱۹

اولاد کے حقوق

شریعت - خدا کا بتایا ہوا وہ راستہ جو پیغمبروں کے ذریعہ بندوں کو معلوم ہوا
سلیقہ شعاری - عقلمندی
ریاضت - محنت، مشقت - ورزش
خلوت - تنہائی - علیحدگی۔
مسکرات : نشے والی چیزیں۔
تادیب - ادب سکھانا۔
تربیت - پرورش کرنا۔
مکروہ - کراہت کیا گیا برا۔
اشرار - شریر کی جمع - برے لوگ۔
ذرائع معاش - روزی کے ذریعے۔

۱- بچے والدین کے لئے مایۂ ناز ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے جو اثر بچے پر ہوتا ہے۔ اس کی ماں کا ہوتا ہے۔ لہذا بچوں کی تربیت کا شروع سے خیال رکھو۔ ساتویں دن مناسب نام رکھو۔ بچوں کا عمدہ نام رکھنا ضروری ہے کیونکہ برا نام تمام عمر انسان کی طبیعت کو مکدر

Marfat.com

رکھتا ہے ۔ اگر امیر ہو ۔ تو سمجھدار اور معتدل مزاج دایہ کا دودھ پلاؤ ۔ ورنہ ماں کا دودھ پلاؤ ۔ اگر اس کا دودھ خراب ہو ۔ تو پھر دایہ کا رکھنا ضروری ہے اگر دایہ نہ رکھ سکو تو بکری یا گائے کا دودھ پلاؤ ۔ دو سال تک بچے کو دودھ پلانا ضروری ہے ۔

۲۔ جب پانچ سال کی عمر ہوجائے تو پڑھنا شروع کراؤ ۔ اوّل دینیات کی تعلیم دو ۔ اس کے لئے کوئی دیندار اور قابل معلم مقرر کرو ۔ معلم کی مار اور شکایت سے روکو سات برس تک دینیات کی موٹی موٹی باتیں ذہن نشین کردو ۔ اور ساتھ ساتھ ان پر عمل کرنا بھی شروع کردو ۔ سات برس میں حکماً اور دس برس میں ضرباً نماز پڑھاؤ ۔ اشرار کی صحبت سے روکو اچھے کام میں تعریف اور برے کام میں مذمت کرو ۔ اگر پوشیدہ طور پر کوئی برائی کرے تو خلوت میں توبیخ کرو ۔

۳۔ پھر آدابِ شریعت کی تعلیم دو ۔ قسم قسم کے کھانے

سے روکو ۔ مسکرات سے منع کرو ۔ زیادہ نہ سونے دو ۔ مناسب ریاضتوں اور پیادہ چلنے کی عادت ڈالو ۔ بالوں کی زیادہ آرائش نہ کرنے دو ۔ دنیا کے مال پر فخر کرنے سے روکو کھانے پینے ۔ اُٹھنے بیٹھنے اور سونے جاگنے وغیرہ کے آداب سکھاؤ ۔ خلق اور خالق کے حقوق بتاؤ ۔ اچھے اور بُرے اخلاق تمیز کراؤ ۔ اچھے کام سے رغبت اور بُرے کام سے نفرت دلاؤ ؛

۴ ۔ ضروری آداب کے بعد ذرائع معاش کی تعلیم دو جس کام کے لائق اس کی طبیعت دیکھو وہی سکھاؤ ۔ جب کوئی پیشہ اچھی طرح آجائے ۔ تو کمانے کا حکم دو ۔ تاکہ ترقی کا خیال پیدا ہو جب جوان ہو جائے اور خود کمانے لگ جائے تو شادی کردو ۔ میاں بیوی کو جُدا کردو ۔ اور ان کی کمائی کو الگ کردو ۔ تاکہ اپنی کمائی کا عمدہ استعمال کرنے کی انھیں عادت ہو ۔

۵ ۔ بچوں کو جو عادت بچپن میں پڑ جاتی ہے وہی

Marfat.com

پُختہ ہو جاتی ہے - اس لئے بچپن سے ہر ایک
بات کا خیال رکھو - انھیں کسی چیز سے نہ ڈراؤ
اس سے دل اکثر کمزور ہو جاتا ہے - ان کے
سامنے جھوٹ اور بد زبانی سے پرہیز کرو
بچّے کی طبیعت اگر نرم ہے - تو اس
کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ - اگر
ضدّی ہے - تو اس کے ساتھ برتاؤ کرنے میں
ثابت قدم رہو - اگر کاہل ہے - تو اس کے لئے
تحریک کرتے رہو - اگر بگڑ جائے - تو اس کی
توجہ دوسری طرف لگاؤ - بچوں کو کھجانا اور
چڑانا بُری بات ہے - اس سے بچوں کی اور
اپنی عادت بگڑ جاتی ہے - نافرمان اولاد
سینہ زور اور ناشکری ہوتی ہے -

۶- لڑکیوں کو سلیقہ شعاری اور عورتوں کے کاروبار
سے واقف کرو - بیہودہ گوئی سے منع کرو -
غلبۂ حیا دلیلِ شرافت ہے - اگر پایا جائے - تو
تادیب میں زیادہ کوشش کرو - نیک عورتوں

Marfat.com

کی کہانیاں سناؤ۔ کوئی ضروری ہنر بتاؤ۔ تعلیم و تربیت کے طریق سے آگاہ کرو۔

۷۔ بچوں کو سیٹی بجانے۔ انگلیاں چٹخانے۔ تالی بجانے راستے میں کھانے۔ پاؤں پھیلا کر بیٹھنے۔ بو دار کھنے منہ کھول کر ہنسنے۔ بہت اونچی آواز سے بولنے ننگے سر پھرنے۔ خدا کے سوا کسی کی قسم کھانے پردہ کی جگہ کے ننگا کرنے اور تکبر و غرور کرنے وغیرہ مکروہ خصلتوں سے روکتے رہو۔

سوالات

۱۔ بچوں کے نام رکھنے میں کیا احتیاط ضروری ہے؟

۲۔ بچوں کو دودھ پلانے کا کیا انتظام کرنا چاہیئے؟

۳۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق کونسا طریق اختیار کروگے؟

۴۔ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے۔

۵۔ کونسی مکروہ خصلتوں سے بچوں کو بچانا چاہیئے۔

Marfat.com

سبق نمبر ۲۰

حیوانات کے حقوق

ایمان۔ دل سے خدا کا یقین کرنا مسلمان ہونا۔

مومن۔ ایماندار

حلال۔ جائز

جائز۔ درست

شہوات۔ خواہشات

انسداد۔ انتظام۔ بندوبست

مذبح۔ ذبح کرنے کی جگہ

جذبات۔ دل کے خیالات

آنحضرتؐ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پرندہ۔ اڑنے والا جانور

۱۔ حیوانات کی غذا کا خیال رکھو۔ کام کرنے والے جانوروں کے کھانے پینے اور آرام کا پورا بندوبست کرو۔ اور اور جس جاندار سے کوئی کام نہ لیا جائے۔ اس کے کھانے کا بھی انتظام کرو۔ انھیں بھوکا پیاسا نہ رکھو جہاں جانور باندھے جائیں۔ وہاں کی صفائی کا ایسے ہی خیال رکھو۔ جیسے اپنے مکان کا۔ خوراک احتیاط سے

Marfat.com

صاف ستھری دو۔ جو موسم اور وقت کے مناسب ہو
وقت مقررہ پر پانی پلاؤ۔

۲۔ جانوروں کو بلا وجہ نہ مارو۔ ان کی طاقت سے بڑھ کر کام نہ لو۔ بیمار جانوروں کا علاج کرو۔ ان کی گرمی و سردی کی تکالیف کا انسداد۔ ان کے شہوانی جذبات کا خیال رکھو۔ یا شہوت کے دور کرنے کا انتظام کرو ان کے سامنے ان کے بچوں کو ذبح نہ کرو۔ نہ انھیں بھوکا رکھو اور نہ ہی کوئی اور تکلیف دو۔

۳۔ بعض لوگ جانوروں سے کام لیتے رہتے ہیں۔ جب وہ کام دینے کے قابل نہیں رہتے تو مذبح والوں کے پاس بیچ دیتے ہیں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔ مگر اس طرح ان سے کام لینا کہ وہ تکالیف سے قبل از وقت کام کے نا قابل ہو جائیں ناجائز ہے۔

۴۔ جس جانور سے کوئی فائدہ نہ ہو اسے قید نہ کرو جو جانور کھانے کے لئے حلال ہیں۔ محض دل بہلانے کی خاطر ان کو قتل نہ کرو۔ جس جانور کو ذبح کرنا ہو کسی تیز اوزار سے اسے ذبح کرو۔ اسے تڑپاؤ نہیں اور

Marfat.com

بلا وجہ کسی جانور کو نشانہ نہ بناؤ۔

۵۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ایک دفعہ کئی روز تک بارش ہوتی رہی اور پرندوں کو دانہ نہ ملا۔ ایک شخص نے ان کو دانہ ڈالا۔ اسی وجہ سے اُسے ایمان نصیب ہوا۔ اور وہ جنت میں چلا گیا۔

۶۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔ کہ مومنوں کی ایک یہ بھی صفت ہے کہ ان کے مال میں ان کا بھی حصّہ ہوتا ہے۔ جو مانگ سکتے ہیں۔ اور جو نہیں مانگ سکتے۔ ان کا بھی حصّہ ہوتا ہے۔ پس نہ مانگ سکنے والوں میں حیوانات اور پرند بھی شامل ہیں۔ لہٰذا ان کو بھی کھانے کے لئے دینا ضروری ہے۔

سوالات

۱۔ حیوانات کے حقوق کا ادا کرنا کیوں ضروری ہے؟

۲۔ حیوانات کے حقوق کون کون سے ہیں؟

۳۔ حیوانات سے کام لینا کن حالات میں ناجائز ہے؟

۴۔ حیوانات کو ذبح کرنے کے لئے کیا احتیاط لازمی ہے؟

۵۔ حیوانات کے حقوق کی ادائیگی سے ایمان کیونکر نصیب ہوتا ہے؟

Marfat.com

Marfat.com

ذخیرہ
میاں جمیل احمد
لاہور پاکستان

قرآن پاک

کا پڑھنا — کارِ ثواب

اس کا سمجھنا — موجبِ خیر و برکت

اور

اِس پر عمل کرنا — ذریعۂ نجات

ھے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی

Marfat.com

میاں جمیل احمد ... لاہور پاکستان
ذخیرہ

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب
اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت
اور
اِس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات
ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی

Marfat.com

ذخیرہ

الحقوق

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

Marfat.com